ترانۂ ناصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا [illegible]

لکھوں مدح مداح ختم الرسل — جو کلی و جزئی کا ہے جزو و کل

عدم سے وجود اس نے موجود کر — خدائی کو اپنی کیا مشتہر

ہر اک شئے اسی کی ہے تسبیح خوان — وہی باغ عالم کا ہے باغبان

ہر اک گل مین ہے رنگِ وحدت کی بو — کھلا ہے انہین سے گلستانِ ہو

احد ایک اور ایک احمد لقب — وہ ہے عینِ رب اور یہ عینِ عرب

چمن مین ہے چلتی اسی کی ہوا — اسی کی ہوا مین ہے بادِ صبا

ضیا ہے اوسی کی دل و داغ مین — فضا ہے اوسی کی گل و باغ مین

ہے صنعت سے لبریز اس کی چمن — کہین یاسمن ہے کہین نسترن

ہے ہر غنچۂ دل مین اس کی بہار — ہے ہر صفحۂ گل پہ اس کا نگار

ہے ہر چیز سے ذات اس کی غنی — سزاوار اسی کو ہے کبر و منی

گدا کو کرے ایک دم مین امیر — کرے شاہ کو ایک پل مین فقیر

ہے فانی ہر اک چیز اس کے سوا — وہی تھا وہی ہے وہی ہو سدا

دکھا کر سرِ طور وحدت کا نور — کیا تاب و طاقت سے موسی کو دور

دیا ایسا معجز تمنا پھر عصا
کبھی تھا درخت اور کبھی اژدھا

عطا کر کے یوسف کو حسن نکو
دیا غم زلیخا و یعقوب کو

وہ لوہے کو اپنے ید پاک سے
کرے ہاتھ مین موم داؤد کے

کند گلشن آتش بروئے خلیل
کشد رخت فرعون سوئے رود نیل

دیئے آب طوفان مین منکر ڈبو
رکھا حفظ مین حضرت نوح کو

کئے گرچہ پیدا بہت انبیا
محمد کو پر سب سے افضل کیا

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

نعت محبوب خدا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

محمد وہ محبوب ذات خدا
محمد وہ شاہنشہ دوسرا

محمد وہ رنگ رخ برتری
محمد وہ تاج سر سروری

محمد سر سرفرازان دین
محمد در تاج اہل یقین

محمد وہ عالم کا مطلوب دل
وہ محبوب حق رونق آب و گل

محمد وہ ابر کرم بحر جود
وہ آہنگ رحمت وہ رنگ نمود

محمد وہ سالار ہر دوسرا
وہ شمع رسالت وہ نور ہدا

محمد وہ نور رخ انبیا
محمد وہ ظہور جمال خدا

بھلا اس کی ناصر ہو تعریف کیا
معنون ہو جو شان لولاک کا

کوئی اس کی کیونکر ثنا کر سکے
ہے طٰہٰ و یٰسین جس کے لئے

گئے آئے وہ عرش پر آن مین
کوئی لکھ سکے انکی کیا شان مین

بہار گل و لالہ و مرغزار
ہے فیض رسول خداوندگار

یہ رنگ گل و لالہ و یاسمین
ہے عکس رخ سید المرسلین

رہی وقف تعظیم ہر شے مدام
شجر اور حجر جھک کے کرتے سلام

اشارہ سے اکروز انکے شجر
زمین سے اکھڑ کر گرا پاؤن پر

جو انگلی سے اک شب اشارہ کیا
مہ چاردہ کو دو پارہ کیا

تناول کیا لقمہ جب گوشت کا
دہن مین نوالے نے نالہ کیا

کہ مجھکو نہ کہا اے حبیب خدا ۔۔۔ کہ مین سر بسر زیر بین ہون بھرا
رسول خدا سے ہوئے آشکار ۔۔۔ اسی طور کے معجزے بے شمار
کہوں کیا کہ طاقت زبان مین نہین ۔۔۔ محمدؐ کا ثانی جہان مین نہین
الٰہی ہزارون درود و سلام ۔۔۔ بروح نبی تا بروزِ قیام
ہوا ہے یہ الہام حق بر محل ۔۔۔ کہ پڑھ نعت احمد مین ناصر غزل

غزل

محمدؐ سے پرنور ہے دو جہان ۔۔۔ محمدؐ ہے زیب زمین و زمان
محمدؐ سے پنہان نہین کوئی شے ۔۔۔ محمدؐ پہ ظاہر ہے رازِ نہان
محمدؐ ہے نورِ رخ معرفت ۔۔۔ ہے سب عارفون کا وہی جان جان
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ تھا ۔۔۔ ہوئے وہ تو پیدا ہوئے دو جہان
محمدؐ کا جو شیفتہ ہو گیا ۔۔۔ ہوا شیفتہ اسکا ربِّ جہان
گل و لالہ ہو یا ہو شمس و قمر ۔۔۔ محمدؐ کا جلوہ ہے ہر سو عیان
رسائی تھی موسیٰ کی تا کوہِ طور ۔۔۔ رسائی محمدؐ کی تا لامکان
جو در کا گدا ہو گیا آپ کے ۔۔۔ ہوئی خاکِ پا اس کی تاجِ شہان
خدا کے لئے لب ہلا دے ذرا ۔۔۔ ترے لب پہ قربان کون و مکان
دو عالم کے سلطان خدا کے لئے ۔۔۔ بنا میرا دل قبلۂ راستان
ہے ناصر کفِ ہجر سے سینہ چاک ۔۔۔ نگاہِ کرم یا شہِ انس و جان
الٰہی ہزارون درود و سلام ۔۔۔ بروح نبی تا بروزِ قیام

اشعار بترغیب اتباع رسول مقبولؐ و الفت اصحاب و بتول

محبو یہ جب بات ثابت ہوئی ۔۔۔ کہ محبوب حق ہین ہمارے نبی
تو لازم ہے سب دین و دنیا کے کام ۔۔۔ مطابق ہون فعل نبی سے تمام
ہوئے جس سے راضی شہ دوسرا ۔۔۔ تو لاریب راضی ہے اس سے خدا
محبت رکھو آل و اصحاب سے ۔۔۔ تمام انکے ازواج و احباب سے

کہ حق نے کیا قدرتِ پاک سے ۔۔۔ پیمبر کو اور اُن کو اک خاک سے
الٰہی ہزاروں درود و سلام ۔۔۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام
پڑھوں نعت میں وہ غزل جھوم کر ۔۔۔ کہ حوریں فدا ہوں قدم چوم کر

غزل

میں ہوں جان و دل سے فدائے نبی ۔۔۔ طلبگار نورِ لقائے نبی
جبیں ہو مری اور درِ پاک ہو ۔۔۔ مرا سر ہو اور نقش پائے نبی
مرے دیدہ و دل کے ارمان ملیں ۔۔۔ میسر ہو گر خاکِ پائے نبی
پہنچ جائیں گے کل سلاطیں سے قبل ۔۔۔ بہشت بریں میں گدائے نبی
جدا ہے دو عالم سے ناز آپکا ۔۔۔ نرالی ہے سب سے ادائے نبی
نکیوں صبح معنی ہو حُسنِ کلام ۔۔۔ یہ ہے ایک برق ضیائے نبی
سلاطین دنیا کا سُلطان ہے وہ ۔۔۔ بنا ہے جو دل سے گدائے نبی
ہوائے دو عالم کا کیا مجھکو کام ۔۔۔ ہے مرغوب دل کو ہوائے نبی
مرے نام پر کیوں نہ شیدا ہوں سب ۔۔۔ ہوں شیدائے حُسن لقائے نبی
مدینہ میں لیجا کے مجکو دکھا ۔۔۔ الٰہی وہ دولت سرائے نبی
مجھے بخش میرے مُحبّوں کو بھی ۔۔۔ الٰہی بحقّ رضائے نبی
پہنچ جائے ناصر بھی یثرب میں جلد ۔۔۔ برائے خدا و برائے نبی
الٰہی ہزاروں درود و سلام ۔۔۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام

در منقبت عظمت و انوار خلفائے محبوب پروردگار رضی اللہ تعالٰے عنہم اجمعین

روایت ہے یہ جب بوقت نکو ۔۔۔ کیا خلق خالق نے جبریل کو
تو کی عرض حق سے یہ جبریل نے ۔۔۔ کہ پیدا کیا مجھسے پہلے کسے
کہا خالق روح و اجسام نے ۔۔۔ ادھر دیکھ کیا ہے ترے سامنے
نظر آیا جبریل کو ایک نور ۔۔۔ ہوا دید سے جس کی بجید سرور

چپ و راست اُس نور کے چار نور — نظر آئے پھر اور اے ذیشعور
کہا نور کسکا ہے یہہ اے خدا — منور دل و دیدہ جس سے ہوا
خطاب آیا گر کشف منظور ہے — یہی میرے محبوب کا نور ہے
یہی علتِ بودِ دارین ہے — یہی زینتِ باغِ کونین ہے
جو گرد اُس کے ہین چار نور اے امین — یہ ہین نور خلفائے سلطانِ دین
یہ ہین دوست چارون مرے دوست کے — عدو ہین یہ بیشک عدو کے مرے
یہ نور نبی سیّد المرسلین — اسے سب سے اول سمجھ اے امین
ہے ہر جزو کل سے مُقدم یہی — مکرم یہی ہے معظم یہی
یہی ہین نورِ رخِ عارفان — یہی ہے سرورِ دل عاشقان
یہی ہے وہ محبوبِ مطلق مرا — یہی ہے وہ مطلوبِ برحق مرا
یہی ہے وہ زیبِ بتانِ جہان — اسی کے لئے ہے زمین و زمان
نہ کرتا اگر اس کی جلوہ گری — تو کرتا نہ پیدا یہہ حور و پری
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام
پڑھون نعت مین اور یہی اک غزل — کہ ہے دل مین شوق شہِ لم یزل

غزل

دو عالم کے سرتاج خیر الانام — رسولِ مکرم علیہ السلام
کرون کیا تقرب کا اُنکے بیان — کہ ہے قاب قوسین ادنیٰ مقام
نہ ہوتے جو وہ باعثِ کائنات — نہ ہوتا نظامِ جہان کا نظام
نہ تھی وہم کی بھی جہان دسترس — خراماں گئے وان وہ گردون خرام
وہ شاہ دو عالم وہ ابرِ کرم — شفیعِ اہلِ عصیان کے روزِ قیام
وہ نور محمد وہ مہرِ ابد — وہ حق کی تجلی وہ طورِ کلام
وہ زیبا بہارِ گلستانِ دین — وہ رعنا نگارِ جہانِ مرام
چمن زارِ کونین کے رنگ و بو — وہ دارین کے شاہ عالی مقام
درود اُنپہ اور آل و اصحاب پہ — پڑھو مومنو رات دن صبح و شام

ہے مداح انکا خدائے کریم — نہ دم مار ناصر زبان اپنی تھام
الہی ہزاروں درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام

بیان تخلیق دو جہان بباعث نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا حق کو منظور کرنا عیاں — جو نورِ شہنشاہ کون و مکاں
تو نورِ نبی سے کیا جلوہ گر — جمالِ گل و حسنِ برگ و شجر
بنا پھر تو یوں گلشنِ دوسرا — کہ اُس نور کو چار حصّے کیا
کیا ایک حصّے سے پیدا قلم — دکھائی اُسے شانِ حُسنِ قدم
بنی لوح پھر دوسرے جزو سے — ہوئے نورِ وحدت کے جلوے جُدے
بنا جزوِ ثالث سے عرشِ عظیم — کیا اُس کو محکم بحُسنِ قدیم
چہارم کے پھر چار حصّے کئے — پھر اول سے پیدا فرشتے کئے
فرشتے کہ جو حاملِ عرش ہیں — نہ وہ جو کہ بر مسندِ فرش ہیں
عیاں جزوِ ثانی سے مسند ہوئی — وہ کرسی ہے رفعت نمائے نبی
بنے جزوِ ثالث سے سارے ملک — ہوئے جو محیط از سمک تا فلک
حصص پھر کئے اُس چہارم کے چار — بنے ہفت افلاک و لیل و نہار
ہوئی دوسرے سے زمیں گلفشاں — بنا جزوِ ثالث سے باغِ جناں
اسی سے جہنم بھی پیدا ہوا — جلالِ الہی ہویدا ہوا
چہارم کے پھر چار حصّے کئے — ہر اک کو پھر انوارِ وحدت دئے
کیا خلق اول سے آنکھوں کا نور — دیا مومنوں کو کمالِ سرور
کیا دوسرے جزو سے مومنو — یہ نورِ دلِ اہلِ ایماں سُنو
سمجھتے ہو کیا ہے دلوں کا وہ نور — وہ ہے نورِ عرفانِ حق کا ظہور
بنا جزوِ ثالث سے نورِ زباں — وہ نورِ زباں جو ہے تسبیح خواں
وہ نورِ زباں نورِ توحید ہے — وہ وحدت کا اورنگِ تفرید ہے
غرض باغِ دارین کی سب بہار — ہے فیضِ طفیلِ شہِ نامدار

یہ باغ دو عالم کی صنعت گری — یہ رندان آزاد کی خودسری
یہ بلبل کے نغمے یہ لحن طیور — عنادل کا پھولون کی شاخون پہ شور
یہ طاؤس کا طرز رامش گری — یہ افسانہ حسن حور و پری
یہ نقاش قدرت کی نیرنگیان — یہ شوخی یہ نازوادائے بتان
یہ حسن تکلم یہ رازونیاز — یہ سحر طلسم محبت کا راز
یہ فرقت کے نالے یہ عزت کے غل — مجالس مین یہ گردش جام مل
یہ ساز محبت کی ناسازیان — یہ دلبر بتون کی نظر بازیان
یہ وحدت پرستون کا نازونیاز — یہ الفت طرازون کا سوزوگداز
یہ اہل تصوف کا حسن صفا — جو ہے اہل صورت کا حیرت فزا
یہ شوق لقائے دل عاشقان — یہ ذوق جفائے بتان بیگمان
یہ باغ محبت کی گلکاریان — گلون کو یہ بلبل کی دلداریان
یہ سب ہے طفیل رسول خدا — جو ہے رنگ صورت کا معنی نما
یہ ہے نور ذات نبی کا ظہور — محیط دو عالم ہوا جسکا نور
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام
پڑھون دل مین ہے وہ غزل پراثر — ہو بزم سخن جس سے زیروزبر

غزل

شفیع الورا یا شفیع الورا — مدینہ بلا یا یا شفیع الورا
جو دل سے ہوا آپکا امتی — وہ بخشا گیا یا شفیع الورا
خدا کی خدائی کے محبوب ہو — کریم السخا یا شفیع الورا
اگر تم نہ ہوتے نہ ہوتا کوئی — مرے پیشوا یا شفیع الورا
جمال مبارک کا جلوہ دکھا — ہون شیدا ترا یا شفیع الورا
مجھے بھول جانا نہ بہر خدا — بروز جزا یا شفیع الورا
ن واللہ دل سے ہون بندہ ترا — تو آقا مرا یا شفیع الورا
بجز تیرے میرا مددگار یان — نہین دوسرا یا شفیع الورا

ولایت کی معراج مجکو بھی ہو — برائے خدا یا شفیع الورا
یہ مولود سنکر زبان سے مری — کہو مرحبا یا شفیع الورا
ہے ناچیز ناصر بہت پُر خطا — اسے بخشوا یا شفیع الورا
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروزِ قیام

بیان ولادت باسعادت خیر الانبیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت مین آیا ہے یون برملا — کہ آدم کو جب حق نے پیدا کیا
تو آدم نے دل شاد ہو عرش پر — جو چشم تعشق سے ڈالی نظر
تو پایا بخط جلی عرش پر — رقم کلمۂ طیبہ سربسر
یہ کی عرض آدم نے ربّ العلا — ترے نام سے نام کس کا ملا
ندا آئی نام محمدؐ ہے یہہ — دو عالم کے عالم سے احمد ہے یہ
ترا فخر ہے تیری اولاد مین — سب اولاد اجداد و احفاد مین
کہ یہ میم جو نام مین اُسکے ہے — کنایہ وہ ملک و ملایک سے ہے
جو حا نام مین اُس کے داخل ہوئی — حرے حلم مین بھی وہ شامل ہوئی
جو میم دوم اوسکے ہے نام کا — اشارہ ہے یہ مطلب عام کا
ہوئی نام مین ذال جو جلوہ گر — تو ہے دال وہ دین و اسلام پر
جب آدم کو وہ نور سونپا گیا — ملایک نے آدم کو سجدہ کیا
نہ ہوتا جو آدم مین حضرت کا نور — کبھی حکم سجدہ نہ پاتا صدور
رہا پانسو سال آدم کے پاس — ملا شیث کو پھر وہ قدسی اساس
وہی نور الیاس کو پھر ملا — غرض سلسلہ یون ہی جاری رہا
جب آپہنچا تا نوح نور نبی — کھلی وان سے تقدیر پھر سام کی
وہ نورِ نبی پشت آبا سے جب — پکڑتا تھا جا بطن مادر مین تب
شیاطین کو کرتے مقید ملک — شکم سے نہوتا جدا جب تلک

نہ تھی قدرت اس پر کچھ ابلیس کی | نہ تھی اختیاط جناب نبی
اسی طور سے الغرض سلسلہ | رہا پشت در پشت جاری سدا
ہوا جب وہ تارخ مین جلوہ نما | نورازاسپہ حسن ازل کا کھلا
اسی طرح پھر اُنسے ہو کر جدا | خلیل خداوند سے جا ملا
غرض وانسے درجہ بدرجہ ہوا | پیمبر کے والد کو آخر عطا
رہا پاس جس جس کے نور حضور | ضلالت کی ظلمت رہی اُنسے دور
الٰہی ہزارون درود و سلام | بروح نبی تا بروز قیام
غزل ایسی پڑھ ناصر بایقین | کہین سُنکے سب آفرین آفرین

غزل

مے جام وحدت پلا یا رسول | سوا اپنے سب کچھ بھلا یا رسول
عدم مین دکھا دے جمال قدم | فنا مین دکھا دے بقا یا رسول
مدینہ مین ہندوستان سے مجھے | برائے خدا لو بلا یا رسول
سموم الم سے یہ پژمردہ ہے | مرا غنچۂ دل کھلا یا رسول
پلا بادۂ غم ربا ساقیا | مری آتش غم بجھا یا رسول
تماشا عجب ہوگا جب حشر مین | اٹھونگا مین کہتا ہوا یا رسول
یہی آرزو ہے یہی ہے دعا | یہی ہے مری التجا یا رسول
کہ مین رنگ بستان معنی ہون | ہون جلوہ زار بقا یا رسول
کہانتک اُٹھاؤن جدائی کا غم | مین ہون مردہ مجکو جلا یا رسول
گناہونکی کشتی کنارے لگے | ہو تم مرے ناخدا یا رسول
نہین جاہ و دولت کی ناصر کو حرص | بنا اپنے در کا گدا یا رسول
الٰہی ہزارون درود و سلام | بروح نبی تا بروز قیام

سپرد ہونا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کو

کدھر ہے نواے ناصر مبتلا
کہ اس طور سے ذکرِ شاہ زمن
زبان ہو زبانہ نمط شعلہ زن
ہو مسکن ہر اک گلشن نازنین
جو ہو وجد مین طور رامشگری
فدا ہون پر یر و سخن پیرمرے
لگاؤن جو اک نعرۂ ہُو کبھی
پر پیزاد لین آکے میرے قدم
مجھے اپنا قبلہ کہین اہلِ دل
بنے سرّ ایزد کا دل داستان
وہ آتش لگے جان و دل مین مرے
کسی سے نہ اصلا تعلّق رہے
مچے عارفان الہی مین دہوم
ہو ہر مصرع نو ہلالِ فلک
دکہائے مجھے آنکھ کو بیخودی
مرا نقطۂ دل ہو وحدت نما
ہو ہر نقطۂ دل رُخِ جان ستان
سخن کے ہو پہلو مین اک گلستان
ہر اک زخم گل سینۂ چاک ہو
جو لے بانکپن سے مرے نوک کی
دکہا فکر مجکو وہ رنگ ہوا
دکہاؤن مضامین تو وہ بہار
اثر زیر جادو ہو طرز کلام
چمن مین ہو ہر برگ گویا زبان
الہی ہزارون درود و سلام

کر اب ذکرِ میلاد خیر الوریٰ
کہ صلّ علیٰ کا ہو غل تا ختن
معطر ہو عطرِ سخن سے دہن
جنان محو ہو جس کے انداز مین
تو ہر شعر ہو مایۂ دلبری
سخنور ہٹین علم و فن پر مرے
ہو ظاہر دو عالم پہ حُبِّ نبی
ملک ہنسکے چومین زبانِ قلم
ہون حسّاد میرے سخن سے خجل
چلین راستی پر مرے رہ نشان
کہ کوسون جہنم بھی بھاگا پھرے
تعلق سے بھی بے تعلق رہے
مرے فیض کا غل ہو تا شام و روم
کمالِ سخن ہو جمالِ ملک
کہے لن ترانی نہ حُسنِ نبی
بنے پردۂ دل جمالِ خدا
ہو ہر جملہ رُخسارۂ مہوشان
بنے خامہ بلبل کا ہم داستان
ہر اک جامِ گُل محوِ ادراک ہو
تو گلچین چمن صاف کر دے جبھی
کہ ہر خار ہو گلبنِ مدعا
کہ صحنِ چمن مین ہو خون ہزار
نگارِ سخن کی مچے دہوم دھام
کھلی غنچۂ فرحتِ جاودان
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

غزل مین سنو عرض شاہِ ہدیٰ ۔۔۔ کہ پڑہتا ہے ناصر باآہ و بکا

غزل

حبیبِ خدا یا حیات النبی ۔۔۔ مجھے بخشوا یا حیات النبی
تو نورِ خدا ہے تو محبوبِ حق ۔۔۔ تو ہے حق نما یا حیات النبی
تو حق پر فدا مین ہون تجھپر فدا ۔۔۔ مرے پیشوا یا حیات النبی
بنے میرا دل گلشنِ معرفت ۔۔۔ شہ دوسرا یا حیات النبی
ہے شوقِ زیارت مین دل بیقرار ۔۔۔ تو آؤ ذرا یا حیات النبی
کہین زندہ دل مجکو سب زندہ دل ۔۔۔ وہ جلوہ دکھا یا حیات النبی
مجھے فیضِ قربت کا مظہر بنا ۔۔۔ برائے خدا یا حیات النبی
مرا دل ہو توحید کا جلوہ ریز ۔۔۔ شہ حق نما یا حیات النبی
شفاعت ہو ناصر کی روزِ جزا ۔۔۔ شفیع الوریٰ یا حیات النبی
الٰہی ہزارون درود و سلام ۔۔۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام
روایت ہے منظورِ حق جب ہوا ۔۔۔ کہ تو باوہ گلشنِ اصطفا
ہو شمشاد سانِ زیبِ باغِ جہان ۔۔۔ ہو رنگِ گلِ حُسنِ وحدت عیان
ہو یہ غنچۂ ناشگفتہ وہ گل ۔۔۔ کہ دیکھے تو کہائے گلِ مہرِ گل
ہو اُس گل کی نکہت زمانے مین عام ۔۔۔ معطر ہون خوشبو سے جسکی مشام
جہان سے ہو سب ظلمتِ کفر دور ۔۔۔ ہو فرشِ زمین دامنِ کوہِ طور
ہو دینِ الٰہی کا اُس سے فروغ ۔۔۔ ہون ادیان پیشینیان بے فروغ
جمادیِ ثانی کی تہی بارہوین ۔۔۔ شبِ جمعہ وقتِ سعادت قرین
ہوا بطنِ مادر مین راحت گزین ۔۔۔ وہ محبوبِ حق سیّد المرسلین
وہ نورِ نبی کی ہوئی حاملہ ۔۔۔ لقب جسکا تکیے مین تہا آمنہ
عنایت ہوا آمنہ کو وہ نور ۔۔۔ گئی روشنی اُس کی نزدیک و دور
درخشان ہوا آفتابِ امید ۔۔۔ وہ تہی رات یا غیرتِ صبحِ عید
جہان نور سے سب منور ہوا ۔۔۔ درِ باغِ فردوس کھولا گیا

خیابان خیابان کھلی یاسمن
بیابان بیابان اُگی نسترن

یہ مجوِ ترشح تہا ابرِ بہار
کہ صحنِ چمن کا مٹا سب غبار

خرامان خرامان بنازو ادا
گلستان مین جاروب کش تہی ہوا

عجب سبز و شاداب تہین کیاریان
زمین چمن مین تہین گلکاریان

محیط زمین تہی شبِ ماہتاب
دکہاتا تہا مہتاب کا جلوہ آب

وہ سبزے پہ شبنم کے قطرون کی آب
زمرد پہ یا موتیون کی تہی تاب

وہ بادِ بہاری کی رامشگری
نہالانِ گلشن کی وہ خود سری

گلون پر وہ بلبل کے تہے چہچہے
وہ صلصل کے شمشاد پر قہقہے

وہ گیسوئے سنبل شکن در شکن
کہ زنار پہنے کوئی برہمن

ہوائین وہ گلزار کی سرد سرد
کنارے روش کے گل لاجورد

لبِ نہر تہا گلرخون کا ہجوم
کہ حسنِ گلو سوزیوسف کی دہوم

لبون پر جو غنچون کے تہا جوش مل
تو منقار بلبل سے جہڑتے تہے گل

بلورین وہ تختون پہ جامِ بلور
کہ ہو آنکہ وقفِ تماشائے نور

اگر لہلہاتا تہا سبزہ ادہر
اُدہر تہا وہ طاؤس زرین کمر

ہوئے باغ جنت کے آراستہ
خیابانِ فردوس پیراستہ

خرامان ہوئین حوریان بن سنور
پرستان بنا عالمِ خیر و شر

بحسنِ ادب پڑہ کے صلِّ علی
یہ ناصر کی بہی روح نے دی ندا

غزل

دو عالم کا سردار آنے کو ہے
غریبون کا غمخوار آنے کو ہے

طلب مین تہے جسکی زمین و زمان
وہ حق کا طلبگار آنے کو ہے

عیان جس مین ہے جلوۂ نورِ حق
وہ آئینہ رخسار آنے کو ہے

لقب جس کی اُمت کا خیر الامم
وہ نیرنگِ اسرار آنے کو ہے

خبر جس کے آنیکی نبیون نے دی
وہ اُن سب کا سالار آنے کو ہے

لو آنے کو ہے آفتابِ ھدا
لو دلدار دلدار آنے کو ہے

لو آنے کو ہے پیشوائے رسل / لو شاہِ کلہدار آنے کو ہے
لو آنے کو ہے مجلس آرائے دین / لو اُمت کا سردار آنے کو ہے
خدا کو ہے محبوب جس گل کی بو / وہ اب جانِ گلزار آنے کو ہے
نکیون وجد ناصر کرے میرا دل / کہ کُن کا مددگار آنے کو ہے

الٰہی ہزارون درود و سلام / بروحِ نبی تا بروزِ قیام

ولادت کے جب دن قریب آگئے / تو قدرت کے رنگ اور ہی کچھ ہوی
فرشتے زمین و زمان کے تمام / ہوئے گرمِ تسلیم خیر الانام
خوشی کرتے تھے سب وحوش و طیور / کہ ظاہر ہوا چاہتا ہے وہ نور
ہے جسکی بدولت یہ سب نور و نار / دو عالم مین ہے جسکے دم کی بہار
شبِ قدر کی گھٹ گئی ساری قدر / کہ آیا لبِ بام اس رات بدر
ہوئے تخت اوندھے سلاطین کے / بتانِ جہان سر کے بل گر پڑے
فرشتون نے لے تخت ابلیس کا / شقاوت کے دریا مین اوندھا کیا
جو ہونے لگا اُسپہ نازل عذاب / تو فی الفور اُٹھکر وہ خانہ خراب
پہاڑون کی غارون مین جاکر چھپا / چہل روز کی اُسنے آہ و بکا
کیا پھر جو رو رو کے شور و فغان / شیاطین پہنچے آئے سب ملکے وان
کہا تجھپہ ایسا ستم کیا ہوا / جو کرتا ہے اس طرح شور و بکا
تو بولا بہ یاس و الم وہ لعین / کہ آتے ہیں سید المرسلین
جو شاہنشہ دو جہان آئینگے / سر شیاطین اُلٹ جائینگے
اب آنیکو ہے ذاتِ حق کا حبیب / ولادت کا وقت اُسکی پہنچا قریب
یقیناً سمجھ لو کہ باطل ہوی / عبادات عُزّیٰ کی اور لات کی
مہ چرخ توحید ہوگا عیان / بتون کا مٹیگا عرب سے نشان
رہیگی بہارِ چمن جاودان / چلیگی نہ گلشن مین بادِ خزان

الٰہی ہزارون درود و سلام / بروحِ نبی تا بروزِ قیام

عرب قحط سالی مین تھا مبتلا / قریشی سے تھے اندوہگین بے ملا
ہوا دفعتہً دفع سب خشک سال / ہوا بارور ہر شجر ہر نہال

بہم مژدہ دیتے تھے سب جانور　　بیابان و دریا مین تھے جس قدر
اسی سال کے نام کا ہے رواج　　جو رکھا ہے فتح والا ابتہاج
جب آمد کا آیا زمانہ قرین　　ہوئے شاد و خورم سب اہل زمین
ہوا حکم حق پھر یہ جبریل کو　　عَلم تین لیجا کے قایم کرو
عَلم سوئے شرق ایک برپا کرو　　دُوم جانب غرب استادہ ہو
سوم بام کعبہ پہ کردو نصب　　کہ آنکو ہے شاہ اُمّی لقب
پھر اہل زمین کو بشارت یہ دو　　کہ آنکو ہے سرور نیک خو
لو آمد ہے سلطان دین کی قریب　　کھُلا چاہتے ہین تمہارے نصیب
کہو جلد جاکر یہہ رضوان سے　　کہ دروازے جنت کے سب کھولدے
جہنم کے مالک کو یہہ حکم دو　　کرے سرد دوزخ کی سب آگ کو
سوا اس کے جو کچھ ہوئے واقعات　　قلم گر ہون اشجار و دریا دوات
نہو حال انکا کبھی اختتام　　یہ دونون ہی ہو جائین آخر تمام
یہ دیتا تھا **ناصر** منادی ندا　　کہ آتے ہین اشرف الانبیا
وہ آتے ہین جو زیب کونین ہین　　وہ آتے ہین جو شاہ ثقلین ہین
وہ آتے ہین جو حق کے محبوب ہین　　وہ آتے ہین جو دل کے مطلوب ہین
الٰہی ہزارون درود و سلام　　بروح نبی تا بروز قیام
غزل اور **ناصر** چپک کر پڑہون　　کہ ہے دل مین شوق زیارت فزون

غزل

یہ گل پیرہن کون آتا ہے آج　　کہ ہاتھون سے دل نکلا جاتا ہے آج
زمین پر نہ کیون شادیانے بجین　　زمین کو وہ گردون بناتا ہے آج
نہین چرخ زن گر خوشی سے جہان　　یہ کیون چرخ پھر چرخ کہاتا ہے آج
محبو وہ محبوب گردون خرام　　زمین رشک جنت بناتا ہے آج
فلک بھی ستارون کا گنج گران　　بساط زمین پر لٹاتا ہے آج
ہے نازان جو فرش زمین عرش پر　　یہ رشک قمر کون آتا ہے آج

وہ کاکل کو عارض پہ ڈالے ہوئے / دو عالم کے دل کو لبھاتا ہے آج
جو کثرت کے پردون مین تہا جلوہ گر / وہ وحدت کا جلوہ دکہاتا ہے آج
جو اصلاب طاہر مین پوشیدہ تہا / وہ بے پردہ تشریف لاتا ہے آج
خدارا کہو یا نبی مرحبا / غزل اور ناصر سناتا ہے آج

غزل

شہ جن و انسان کی آمد ہے آج / شہنشاہِ ذیشان کی آمد ہے آج
پڑہو مومنو صلّے علیٰ / کہ خورشیدِ ایمان کی آمد ہے آج
ستارہ نکیون چمکے توحید کا / مہ برجِ عرفان کی آمد ہے آج
جہنم کے دروازہ سے کیون ہون نہ بند / کہ جنت کے اربان کی آمد ہے آج
بنے شامِ غم کیون نہ ماتم کدہ / کہ اک صبحِ خندان کی آمد ہے آج
نکیونکر ہون گلبانگ زن بلبلین / بہارِ گلستان کی آمد ہے آج
نکیون اہلِ ایمان پہرین شاد شاد / مہ برجِ ایمان کی آمد ہے آج
نہو گلشنِ دہر پُر نور کیون / کہ مہرِ درخشان کی آمد ہے آج
پہریرے اڑین اور بولین نقیب / دو عالم کے سلطان کی آمد ہے آج
نہ کیون وجد مین ہو دلِ عاشقان / کہ محبوبِ یزدان کی آمد ہے آج
نکیون آئے جان تن مین ناصر کے / کہ اس جانِ جانان کی آمد ہے آج

الٰہی ہزارون درود و سلام / بروحِ نبی تا بروزِ قیام
سُنی خواب مین آمنہ نے یہ بات / کہ کہتا ہے اک شخص نیکو صفات
بشارت تجہے حاملہ تو ہوئی / حمل مین ہے تیرے خدا کا نبی
جو پیدا ہو رکہنا محمد تو نام / علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
حمل کے تہے گذرے ابہی وہی ماہ / کہ لی والدِ شہ نے عقبیٰ کی راہ
غرض بعد نہ ماہ اے مومنین / ربیع نخستین کی تہی بارہوین
دو شنبے کے دن اور وقتِ سحر / ہوئے پیدا سبکے ہین خیر البشر
کرو بہرِ تعظیم فوراً قیام / کہ تشریف لائے ہین خیر الانام

اشعار سلامیہ

تولد ہوئے شاہِ دنیا و دین — تولد ہوئے سید المرسلین
زمین و زمان جن کے باعث بنے — وہ فخرِ دو عالم تولد ہوئے
تولد ہوئے وہ شفیع الامم — نبی البرایا ولی النعم
غریبوں کے غمخوار پیدا ہوئے — رسولوں کے سالار پیدا ہوئے
یہ آتی تھی ہر چار سو سے صدا — سلام آپ پر اے حبیبِ خدا
نبی مکرم سلام علیک — رسولِ معظم سلام علیک
شہِ مہر طلعت سلام علیک — مہِ برجِ عظمت سلام علیک
سلام آپ پر سرورِ مرسلان — سلام آپ پر زیبِ کون و مکان
سنو یہ غزل شاہِ دین بہرِ رب — کہ پڑھتا ہے ناصر بعجز و ادب

غزل

شہِ دین و دنیا کرم کی نظر — مہِ چرخِ اسریٰ کرم کی نظر
کرم کی تمہارے ہے عالم میں دھوم — ادھر کو بھی شاہا کرم کی نظر
سیہ بخت ہوں میں سیہ نامہ ہوں — خدارا خدارا کرم کی نظر
مرے حال پر بھی امام الوریٰ — کرو جلوہ آرا کرم کی نظر
ہجومِ الم سے شہِ دو جہان — قیامت ہے برپا کرم کی نظر
طفیلِ امام حسین و حسن — کرو میرے مولیٰ کرم کی نظر
پھنسا ہوں غم میں تمہارا غلام — مرے سچے آقا کرم کی نظر
نگاہِ کرم اے مدینہ کے چاند — شہِ مہر سیما کرم کی نظر
ہے دل تنگ ناصر تپ ہجر سے — مسیحِ مسیحا کرم کی نظر
سلام آپ پر یا سراج الدجیٰ — سلام آپ پر یا امام الوریٰ
سلام آپ پر حضرتِ مصطفیٰ — سلام آپ پر احمد مجتبیٰ
غزل پڑھ سلامیہ اے خستہ تن — کہ سنتے ہیں ناصر وہ شاہِ ہد

غزل

شہنشاہ کون و مکان السلام
سزاوار نعت گران السلام

خدا تجھ پہ خود بھیجتا ہے درود
بہار زمین و زمان السلام

جو کج طبع تھے راستی پہ ہوئے
رہ راست کے رازدان السلام

بہار ریاض حدوث و قدم
گل گلشن لامکان السلام

ہے میرا دل کعبۂ اہل دل
بہار دل عارفان السلام

کہو ہم زبان ہو کے ناصر کی سب
طبیب دل عاشقان السلام

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

یہ ناصر تمہارا ہے ادنیٰ غلام
شہنشاہ کونین خیر الانام

بیکس ہے بے بس ہے رنجور ہے
مے جام الفت سے مخمور ہے

یہی چاہتا ہے کہ خیر البشر
ہو الطاف کی ایک مجھ پر نظر

بہت پیچ ہون لبریز رنج و الم
نگاہ کرم یا شفیع الامم

بنے میرا دل مخزن معرفت
قطرہ ہو مری معدن مکرمت

مرا فیض ہو فیض عرفانیان
زبان ہو مری تیغ ایمانیان

مجھے فیض کی میری وہ دھوم دھام
کہ قایل ہون ہندی و رومی تمام

مری دیکھ کر عظمت و شان کو
بنے میرے حساد کی جان کو

برائی سے جو یاد مجھکو کرین
عداوت سے یا کوئی تہمت دھرین

الٰہی وہ ہون دین و دنیا مین خوار
مرین خوار ہو کر وہ سب نابکار

لگین انکے جسمون کو بیماریان
اٹھایئن وہ افلاس کی خواریان

جو ہین دوست میرے وہ آباد ہون
مے جام عرفان سے دل شاد ہون

مرے دشمنون پر ہو نازل عذاب
ہون احباب و مخلص سدا کامیاب

خدایا تجھے کہتے ہین سب حلیم
تری ذات ہے دو جہان مین کریم

تو دے شمع کو لو تو لو کو ضیا
تو دے مہر کو ضو تو ضو کو صفا

شرر شعلہ کو دے شرر کو ادا
تڑپ برق کو دے تڑپ کو صدا

نظر مردمک کو نظر کو اثر
طفیلِ نبی دامن مدعا
مرا دل ہو یارب وہ دردآشنا
بنے میرا دل قبلۂ عارفان
مئے جامِ الفت وہ دے بے دغل
زبان پر رہے میری جاری مدام
تری یاد ہو میرا کار ثواب
الٰہی ہزارون درود وسلام
یہ کہتی ہین اُمِّ رسولِ خدا
تو اک نور پیدا ہوا اس قدر
وہ گھر کیون نہو مطلع مہرِ نور
ہوئے جبکہ پیدا وہ ماہِ منیر
منور ہوا اُس سے فرش زمین
اور اُس نور سے تھین نمایان تمام
ہوا قصرِ کسریٰ پر ایسا اثر
حرم کی زمین ساری روشن ہوئی
اُسی دن کی تاثیر سے رہ گئے
اسی دم ہوئی سرد سب یک بیک
جبھی خشک دریائے ساوہ ہوا
یہ کہتا تھا ابلیس رو رو کے بات
تولد ہوئے تھے جہانپر حضور
ہے مکہ مین مولد اُسیکا تو نام
الٰہی ہزارون درود وسلام
کیا جب نزول آپ نے خاک پر
پھر اُنگلی اُٹھا سوئے عرش برین
ضرر نفع کو اور ضرر کو ثمر
تمنا کے گوہر سے بھر دے مرا
کہ قبلہ کا بنجائے قبلہ نما
زبان اہلِ دل سے ہو ہمداستان
گنہ میرا بنجائے حُسنِ عمل
ترا اور محبوب کا تیرے نام
پس مرگ تا ہو نہ مٹی خراب
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
کہ پیدا ہوئے جب شہِ دوسرا
کہ روشن ہوا اُس سے سب میرا گھر
کہ جس جا ہو نورِ خدا کا ظہور
تو افلاک سے نور برسا کثیر
ہوا بقعۂ نور شرش بہین
عمارات روم و عمارات شام
کہ چودہ گرے کنگرے ٹوٹ کر
نحوست زمانے سے جاتی رہی
شیاطین جانے سے افلاک کے
جو رہتی تھی فارس مین آتش ہمک
ساوہ کے چشمون سے پانی بہا
لگی فرق عزّی پہ ذلت کی لات
وہ مکہ مین مشہور ہے دور دور
ہے اب تک زیارتگہ خاص و عام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
رکھا سجدہ حق تعالی مین سر
لگے کہنے اس طرح سلطان دین

نہین ہے کوئی غیر ذات خدا
رسول اُسکا ہین ہون بر ربِّ جلیل
یہ فرمانی ہین والدہ آپ کی
محمّد کو وہ ابر او ٹھا لے گیا

ہے یہ جانِ خوبی دو عالم کی جان
پھراؤ ہر اک جا کہ سب جان لین
کہین شادمان ہو سب بالیقین
ملے تھے جو سب انبیا کو خصال
خلافت ہوئی مثلِ آدم عطا
کرم مثلِ عیسیٰ علیہ السلام
اور الیاس کی مثل عزت ملی
کیا علم خالق نے اپنا عطا
عنایت ہوئی دوستیِ خلیل
ملا حضرتِ نوح کا سا سپاس
کلام اُنکو مانند موسیٰ ملا
ملین ساری یعقوب کی خصلتین
تھے پہلے ہی مختون خیر الورا
سوا اِس کے ایسی شفاعت ملی
سوا اِسکے علمِ وسیع وجہاد
سوا اِسکے اور معجزے بے شمار
شہادت کا صرف ایک رتبہ بچا
غرض اُسنے کوئی نہ چھوڑا کمال
الٰہی ہزارون درود و سلام
پڑھون اک غزل شوق مین بے ملا

وہی ہے خطا پوش اہلِ خطا
جو شک اسمین لائیگا ہوگا ذلیل
ہوا جلوہ گر ایک ابر اُس گھڑی
مرے کانمین پھر یہ آئی صدا
کراؤ اِسے تم طوافِ جہان
حبیبِ خدا ہین یہ پہچان لین
یہ بیشک ہین برحق رسول ہین
عنایت ہوئے آپ کو با کمال
جمالِ خدا مثلِ یوسف ملا
ملا زہد یحییٰ کا با احترام
سلیمان کی سی حکومت ملی
ملا صبر ایوب سا بر ملا
کہ تھے وہ خلیلِ خدائے جلیل
کہ سب سے زیادہ تھے وہ حق شناس
عبادت ہوئی مثلِ یونس عطا
ملا لحن داؤد کا سا او نہین
کٹی ناف پیدا ہوئے مصطفےٰ
کہ ہرگز کسی کو نہ حاصل ہوئی
سوا اِسکے قربِ خدائے عباد
کمالاتِ دیگر ہزاران ہزار
جو حصہ تہا اولادِ امجاد کا
زبانین ہین توصیف مین اُنکے لال
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
کہ ناصر نہین دل پہ قابو مرا

غزل

ادہر کو بھی دیکھو خدا کے لئے ۔ رولاؤ نہ مجکو خدا کے لئے

مین ہون شیفتہ یا نبی آپ کا ۔ مجھے اپنا سمجھو خدا کے لئے

مرا دل چلا مجھکو ذکرِ نبی ۔ سناؤ مجھکو خدا کے لئے

نگاہِ کرم اے شہِ دوسرا ۔ مرے حال پہ ہو خدا کے لئے

بس اب ساقی حوضِ کوثر مجھے ۔ شراب بقا دو خدا کے لئے

اِن آنکھونسے جو عین عرفان ہین ۔ اشارہ ادہر کو خدا کے لئے

تڑپتا ہے ناصر پڑا ہند مین ۔ مدینہ بلالو خدا کے لئے

الٰہی ہزارون درود و سلام ۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام

صفیہ نے ایسا بیان ہے کیا ۔ کہ پیدا ہوئے جب رسولِ خدا

ہوا نور اسوقت ایسا عیان ۔ کہ ظاہر ہوئے پانچ اس مین نشان

ہے اک یہ کہ جب حضرتِ مصطفےٰ ۔ تولد ہوئے آپ سجدہ کیا

دویم مومنو یہ عجب بات تھی ۔ کہ فرماتے تھے اُمتی اُمتی

سویم نورِ رخسارِ خیر البشر ۔ مہ و خور کے تہا نور سے خوب تر

چہارم جو چاہا کہ دون غسل اُسے ۔ تو آئی صدا غیب سے یہ مجھے

نہ تو غسل کی اسکو تکلیف دے ۔ کہ پیدا ہے پاکیزہ ہونے سے

نظر پانچوین جب گئی پشت پر ۔ تو مہرِ نبوت ہوئی جلوہ گر

چمکتی تہی مانند برق اس قدر ۔ خجل اُس سے ہوتے تھے شمس و قمر

خطِ خوش سے اُسمین لکھا تہا یہی ۔ خدا ایک ہے اور محمد نبی

الٰہی ہزارون درود و سلام ۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام

تھے عثمان بیٹے ابی العاص کے ۔ کہا اُنکی مادر نے اسطور سے

ولادت کا ہنگام جب آگیا ۔ تو بیٹھی قریب آمنہ کے مین جا

مین اُس رات کا کیا کہون ماجرا ۔ کہون اُسکو و اللیل یا و الضحیٰ

یہ ہوتا تہا معلوم انداز سے ۔ کہ روئے زمین پہ ستارے گرے

اور آتے ہین نزدیک میرے تمام
الٰہی ہزارون درود و سلام
روایت ہے ارباب اخبار سے
ثویبہ نے پھر دودہ اپنا دیا
ثویبہ تھی اک بولہب کی کنیز
اُسی نے اُسے دی تھی جاکر خبر
وہ اس بات سے خوش نہایت ہوا
یہی ہے سبب آج تک اُس کو جو
الٰہی ہزارون درود و سلام
پلایا حلیمہ نے پھر اُن کو شیر
کرون معجزون کا کہا تک بیان
حلیمہ انہین لے گئی گھر مین جب
سب جھونکی ہوئی دور تکلیف سب
کہ اسکے سبب عیش و عشرت ملا
جو قوم حلیمہ سے ہوتا سقیم
شفا اُسکو فی الفور ہوتی حصول
بہت احتیاط اُنکو کپڑون کی تھی
مقرر تھے کچھ وقت دن رات مین
برہنہ نہ ہوتا بدن آپ کا
ملایک جھولاتے تھے جھولا مدام
الٰہی ہزارون درود و سلام
روایت ہے بالیدگی مومنو
جناب پیمبر کو ہر روز تھی
غرض دو مہینے کے جس دم ہوئے
لیا تیسرے ماہ گھٹنون سے کام

ہرے سر پہ ہین سب وہ گرم خرام
بروح نبی تا بروز قیام
پیا سات دن مان کا دودہ آپنے
اوسے اس سعادت سے حصہ ملا
بہت اُس کو رکھتا تھا مالک عزیز
ہوا آمنہ کے تولد پسر
کیا اُس کو آزاد پھر یہ ملا
عذابون مین تخفیف ہی پیر کو
بروح نبی تا بروز قیام
ہوی گھر حلیمہ کے نعمت کثیر
بیان سے ہے باہر یہ راز عیان
ہوا خاندان اُسکا خوشنود سب
لگے کرنے حضرت کی تعریف سب
سبب آپ تھے افزودنی رزق کا
چھوا دیتی دست رسول کریم
بفضل خدا و بہ یمن رسول
کیا بول و غائط نہ اُن مین کبھی
رہا بول و غایط اُن اوقات مین
جو ہوتا تو دیتے فرشتے چھپا
سدا مہر و مہ اُن سے کرتے کلام
بروح نبی تا بروز قیام
مہینے مین ہوتی ہی جو طفل کو
کہ تھے وہ حبیب اور خدا کے نبی
تو ہاتو لئے اپنے زمین پہ چلے
کھڑے پھر ہوئے آپ دیوار تھام

پہنچین مین وہ عالی مقام — چلے بے تکلف بزور تمام
سخن منہ سے پہلے پہل جو کہا — وہ تکبیر تھی اور حمد خدا
گئے تو ہیٹے گذر جب تمام — فصاحت سے کرنے لگے تب کلام
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام
ہے شوق لقا دل مین ناصر فزون — غزل شوق مین پھر نہ کیونکر پڑہون

غزل

تو چہرہ دکھاؤ برائے خدا — ادہر کو بھی آؤ برائے خدا
غم ہجر سے زار ہون یا نبی — ہنساؤ ہنساؤ برائے خدا
مجھے اپنے روضہ پہ پاشاہ دین — بلاؤ بلاؤ برائے خدا
زبان مبارک سے کچھ آج تو — سناؤ سناؤ برائے خدا
دکہا کر جمال اپنا بیخود مجھے — بناؤ بناؤ برائے خدا
مجھے اپنی شان حقیقت ذرا — دکہاؤ دکہاؤ برائے خدا
ہے فرقت مین ناصر کی مٹی خراب — تو تشریف لاؤ برائے خدا
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام
روایت ہے سن گوش دل سے ذرا — جو چوتھے برس مین ہوئے مصطفیٰ
مقرر یہ کی ام ایمن نے بات — ہوئی جس گھڑی آمنہ کی وفات
دیا سونپ پھر مطلب کو انہین — کہ تا پرورش انکی اچھی کرین
نگہبانی عالم غیب سے — رہے پاک و پاکیزہ ہر عیب سے
اگر مجلس کفر مین کافرین — بلاتے انہین وہ نجاتے کہین
کبھی بھوک کا شکوہ یا پیاس کا — کسی نے نہ انکی زبان سے سنا
سر چاہ زمزم بشام و سحر — چلے جاتے تھے سید نامور
جو پانی کچھ اسکا پیا کرتے تھے — اسی پر فقط اکتفا کرتے تھے
مرے مطلب جبکہ انکے شفیق — ابوطالب انکے ہوئے تب رفیق
اگرچہ وہ تہا قحط سالی کا سال — نبی کے سبب ابر برسا کمال

گرانی و تنگی و قحط عظیم
الٰہی ہزاروں درود و سلام
روایت سنو اور راحت فزا
ابو طالب اک روز ہمراہ تھے
کوئی معبد اُس راہ مین آگیا
وہ زہد و عبادت مین مشہور تھا
کتابون مین دیکھا تھا وصف نبی
کھڑے تھے ابو طالب اُسکے قرین
کہ فخر اولاد آدم کا ہے
یہ ہے خاص محبوب پروردگار
یہ ہے سرور زمرۂ انبیا
اسیے ملک دشمن مین یون مت پھرا
یہود و نصاریٰ ہین جتنے یہان
حقیقت جو تھی کہہ سنائی تمھین
انھون نے بحیرا سے سنکر یہ حال
روانہ وہا نسے ہوئے جلد تر
الٰہی ہزارون درود و سلام
طرف شام کی پھر سفر دوسرا
روایت ہے جبوقت پچیس سال
پڑا قحط مکہ مین بے انتہا
ابو طالب اس طرح کہنے لگے
گذرتی ہے سختی جو مکہ مین اب
خدیجہ جو اہل تجارت ہے یہان
کوئی آدمی ہو مگر ہو امین
اگر تم کہو اُس سے اسے نیک پے

مٹا سب طفیل رسول کریم
بروح نبی تا بروز قیام
جو بارہ برس کے ہوئے مصطفٰے
سوئے شام بہر تجارت چلے
مقرر جو کہ راہب بحیرا کا تھا
وہ معروف نزدیک اور دور تھا
تو جانا کہ ختم الرسل ہے یہی
یہ باتین بحیرا نے اُن سے کہین
یہ بے شبہ سردار عالم کا ہے
یہ ہے باعث خلق ہژدہ ہزار
اسی کے سبب سے ہے ارض و سما
عداوت سے اعدا کے اس کو بچا
وہ ہین اسکے سب دشمن جانستان
برائی بھلائی سجھائی تمھین
وہین اپنا اسباب بیچا تمام
سوئے مکہ ہمراہ خیر البشر
بروح نبی تا بروز قیام
غلام خدیجہ کی ہمرہ گیا
ہوئی عمر حضرت کی اے خوشخصال
ہوئے قحط سالی مین سب مبتلا
کہ سن بات میری بھتیجے مرے
نظر آپکو بھی وہ آتی ہے سب
سوئے شام قطعاً کریگی روان
سو تمسے ابین کوئی بہتر نہین
مقرر کرے تم کو امید ہے

امانت تمہاری ہے مشہور تر
سُنا جب یہ حضرت نے اُنسے کلام
خدیجہ نے یہ بات جسدم سُنی
بلانے سے آئے خدیجہ کے پاس
تمہاری امانت دیانت کا حال
روانہ ہو میرے طرف سے ابھی
اجورہ میں دیتی ہوں اوروں کو جو
تو کہنے لگے اِس طرح سے رسول
خدیجہ کا تھا میسرہ اک غلام
اور اِس بات کی اُس کو تاکید کی
خدیجہ بھی اگلی کتابیں پڑھی
ہوئی دیکھ کر عاشق اُنکا جمال
پر ایسا نہو کوئی پہچان لے
خدیجہ نے فی الفور اسی واسطے
جو حضرت وہاں سے روانہ ہوئے
کہ اِس قحط نے ہم کو واحسرتا
کہ جس کا حسب اور نسب ہے بڑا
جو بہتر یہاں سب سے عزت میں ہو
سمجھتے ہوتے کون وہ مرد و زن
زمین و فلک کے فرشتے جو تھے
کہ اللہ اب اِسمیں حکمت ہے کیا
جناب خدا سے ہوا حکم یوں
جو مکہ سے تشریف وہ لے چلے
سوار شتر تھا جو وہ میسرا
اور اُسپر سوار آپ کو کر دیا

عرب جانتے ہیں امین سر بسر
تو بولے وہی بھیجے شاید پیام
روانہ کیا اُنکے پاس آدمی
کیا تب خدیجہ نے یوں التماس
سنا ہے زبانیسے اے خوش خصال
طرف شام کی بہر سوداگری
ہر اک سے میں دونگی دو چند آپ کو
مجھے تیرا کہنا ہوا سب قبول
کیا اُس کو ہمراہِ خیر الانام
کہ کرنا تو حضرت کی خدمت سبھی
علامت نبوت کی پہچان لی
کہ بے شک ہے یہ سرورِ باجلال
جو رغبت خدیجہ کی ہے جان لے
مہارِ شتر ہاتھ دی آپ کے
تو سارے زن و مرد رونے لگے
بلا میں گرفتار اب کیا
مہارِ شتر وہ پکڑ کر چلا
مسافر وہی ایسی صورت میں ہو
سب اولاد ہاشم تھے ای جانمن
وہ سب ہو کے مغموم رونے لگے
کیا سب کو اِس قحط میں مبتلا
کہ حکمت سے کرتا ہیں ہر کام ہوں
تو سایہ کیا اُنپر اک ابر نے
ادب سے نبی کے پیادہ ہوا
مہارِ شتر تھام چلنے لگا

کہی میسرہ نے نبی سے یہہ بات
یہی میرے مالک کا فرمان تہا
پراب مین فدا ہون دل و جان سے
جو بصرہ کے بازار مین آ گئے
قریب اسکے تہا اک مُصفّا مکان
کہا آکے راہب نے اے میسرا
تو یون میسرہ نے کہا بے گمان
کہا میسرہ پھر اس پیڑ کی
تلے اس کے کوئی مسافر کبہی
کلیسا سے نیچے وہ آیا اوتر
گواہی مین دیتا ہون اے میسرا
صفت اسکی توریت مین ہے لکھی
الٰہی ہزارون درود و سلام
لکھا اسطرح بھی ہے بعضون نے حال
ہوا سبز ایسے پھر آپ کے
تجارت کا اسباب جو ساتھ تہا
جو فارغ تجارت سے وہ ہو چکے
شتر دو خدیجہ کے اسے باادب
برائے حفاظت وہان میسرا
جو دیکہا کہ وہ اونٹ چلتے نہین
ملا ہاتھ حضرت نے جب دوش پر
جو تجار مکے کے پہنچے قریب
تم آنے کی اس قافلے کی خبر
لگا اس طرح کہنے جب وہ غلام
خدیجہ نے کہڑکی سے جب کی نظر

ہین یہانتک سوار آیا اے نیکذات
کہ تہا مصلحت کا یہی مقتضا
مطیع آپکا ہون مین ایمان سے
کھڑے ہو گئے اک شجر کے تلے
کہ رہتا تہا نسطور راہب وہان
یہ کون اس شجر کے تلے ہے کھڑا
قریشی نسب ہے یہہ مکی جوان
برس تیس سو کی ہے پوری ہوئی
نہین آکے بیٹھا سوائے نبی
کہا آپ کے پاؤن کو چوم کر
کہ برحق ہے یہ خاتم الانبیا
بہت مرتبہ مین نے دیکھی پڑھی
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
کہ سب خشک وہ ہو گیا تہا نہال
اسی وقت اس پیڑ مین پھل لگے
وہ سارا بہ نفع دو چندان بکا
طرف مکہ کی پھر روانہ ہوئے
ہوئے انکے لنگ رستے مین تب
بہت آپسے پیچھے رہنے لگا
کیا عرض حضرت سے کر وہان
بھلے چنگے چلنے لگے سربسر
کہا میسرہ نے کہ حق کے حبیب
خدیجہ سے جاکر کرو پیشتر
چلے تب محمد علیہ السلام
کہ آتا ہے محبوب رشکِ قمر

اور اُسکے تن پاک و پُر نور پر
فرشتوں نے کھولے ہیں سایہ کو پر

خدیجہ تھی مشتاق روئے نبی
تجاہل سے اِس طرح کہنے لگی

کہ اِس اشتر اسوار پر بیگمان
ہے فضلِ الٰہی کا سایہ عیان

جو تشریف لائے خدا کے نبی
خبر قافلے کی خدیجہ کو دی

پھر اتنے مین وہ آن پہنچا غلام
گیا تھا جو ہمراہ خیر الانام

جو دیکھے تھے سب معجزے اور سُنے
خدیجہ سے وہ میسرہ نے کہے

خدیجہ نے جو کچھ کہ اقرار تھا
شہنشاہِ عالم کو دونا دیا

نشان جب نبوت کے آئے نظر
تو حضرت سے کی عرض اس طور پر

کہ کیجے سزاوار خدمت مجھے
ملے اِس سعادت سے عزت مجھے

زبانِ مبارک سے فرمان ہوا
پذیرا ترا ہمنے کہنا کیا

چچا اُنکے مصروف شادی ہوئے
ہوئے بیس اشتر جوان مہر کے

تھی عمرِ خدیجہ چہل سال کی
ہوا جب کہ اُنسے نکاحِ نبی

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

نبوت کی جب صبح روشن ہوئی
صحیح اُنکی خواب ہونے لگی

وہ خلوت مین اکثر رہا کرتے تھے
عبادت بغارِ حرا کرتے تھے

جو کچھ خواب مین دیکھتے وقتِ شب
عیان دن مین ہوتا وہی حال سب

ہر اک وقت شام و سحر رات دن
نرھتے تھے اللہ کی یاد بن

چہل سال کے سن مین جو داخل ہوئے
تو جبریل خدمت مین نازل ہوئے

جو تعلیم ناموس اکبر نے کی
محمدؐ نے اقرا کی سورت پڑھی

خدا کی عنایت جو شامل ہوئی
رسالت پیمبر کی کامل ہوئی

زنون مین سے پہلے خدیجہ ہوئی
مشرف باسلام اسے متقی

پھر ایمان لائے وہ دس آدمی
ہے جنت کی جنکو بشارت ہوئی

پئے مصلحت دعوتِ اسلام کی
کیا کرتے تھے کافرون سے خفی

ہوئے دعوتِ حق پہ جسدم رجوع
تو کی کافرون نے تعدّی شروع

جسے کافرون نے ستا دیندار
تو کی اُسپہ جور و جفا بے شمار

اٹھائے ستم اور تعدی سبھی
برس پانچ گذرے جب اِس کام کو
ہوا جب کہ دسواں نبوت کا سال
اسی سال عم ہیں خدیجہ مرین
قریشی لگے دینے تکلیف جب
بہت واں بھی کی دعوت اسلام کی
رکھیں جب کہ ایذائیں بدِ نظر
جو صحرائے نخلہ ہیں جنات تھے
الٰہی ہزاروں درود و سلام
لو کہتا ہے یوں راوئے با خبر
صحابہ نے حضرت سے اکدن کہا
گھروں سے نکل کر باشتاب راہ
اگر دستِ کفار سے ہوں شہید
جو مغموم دیکھا انھیں آپ نے
الٰہی سی و نہ ہیں بندے ترے
یہی لوگ مشرق سے مغرب تلک
قریشی جو ہیں سب رفیع المکان
ندواں صغیروں کی آکر کرے
یہ کی عرض جبریل نے آن کے
ہوا پھر تو اس طرح حکمِ خدا
سُنا جبکہ جبریل سے یوں پیام
عمر کا ارادہ ہے اب صلح کا
لگے کہنے جبریل اے شاہِ دین
خدا کے مقرب فرشتے ہزار
سبب ہے اسی کا کہ نامِ عمر

پر اسلام سے منہ نہ موڑا کبھی
لیا ہاں حمزہ نے اسلام کو
علی کے پدر کا ہوا انتقال
نہایت ہوئے آپ اندوہگین
روانہ ہوئے سوئے طائف و تب
نہ مانا انھوں نے کلامِ نبی
پھرے جانب مکہ خیر البشر
مشرف باسلام وہ سب ہوئے
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
سنو صدق دل سے یہاں بیٹھکر
اجازت ہو ہم کو رسولِ خدا
کہیں برملا کلمۂ لا الٰہ
تو حاصل خوشی ہم کو ہو مثلِ عید
خدا سے مناجات کرنے لگے
بچا انکو تو شرِ کفار سے
عبادات کرتے ہیں زیرِ فلک
انھیں میں سے یاں بھیجدے اک جوان
حمایت ضعیفوں کی آکر کرے
صحابہ کو مغموم پہچان کے
عمر کو ہے ہیں نے روانہ کیا
حبیبِ خدا نے کیا یہ کلام
کہ جنگ و جدل کا ارادہ کیا
گمان جنگ کا اِس جگہ کچھ نہیں
دعا میں ہیں مشغول با چشمِ زار
لکھا صالحوں میں شہِ بحر و بر

یہہ سنکر محمدؐ علیہ السلام
ملے راستہ بین جناب عمر
اور اس طرح حضرت سے کہنے لگے
کہے اور کئے سے خجل ہون بہت
پھر آداب و تعظیم سے بر ملا
پھر آغوش بین آپ نے لے لیا
عمر نے یہہ کی عرض پھر آپ سے
یہہ فرمایا حضرت نے با ابتہاج
تو مردانہ وش یون عمر نے کہا
پرستش کھلی لات و عزا کی ہو
یہہ نزدیک ذی عقل کے دور ہے
خدا کی عبادت خدا کی قسم
عمر سے ہوئی قوت اسلام کو
اُسی روز حجرے سے نکلے سبھی
چپ و راست اور پیش و پس ساتھ تھے
محمدؐ کی ہمراہ ہے جو عمر
لگے کہنے للکار کر وہان عمر
جو جانے سو جانے وگرنہ کہون
کرو دین و اسلام کو تم قبول
وگرنہ کسی کو بھی اے کافرو
جو یہہ حال تو اُن کو آیا نظر
یہہ نوبت جو پہنچی تو پھر جا بجا
الٰہی ہزارون درود و سلام

ہوئے گھر سے یک لخت گرم خرام
جو دیکھا تو ڈالا خجالت سے سر
کہ سُن عرض محبوب اللہ کے
مطیع آپ کا اب بدل ہون بہت
عمر نے شہادت کا کلمہ پڑھا
سر و چشم پر اُنکے بوسہ دیا
کہ اب تک مسلمان کتنے ہوئے
کہ چالیسوین تم مسلمان ہو آج
تعجب بڑا ہے رسول خدا
چھپے پوجین ہم خالق الخلق کو
کرین ہم جواب ہم کو منظور ہے
کرینگے بس اب بر ملا ملکے ہم
عمر سے ملی عزت اسلام کو
صحابہ جو حاضر تھے وہان اُس گھڑی
قریشی دلون بین یہہ کہنے لگے
یہہ لاتا ہے سب کو بطور دگر
مجھے جانتے بھی ہو اے اہل شر
عمر ہون بین اور ابن خطاب ہون
کرو اقتدار جناب رسول
نہ چھوڑونگا جیتا یقین جان لو
ہوئے سب سراسیمہ یک دگر
دیا دین احمد کا ڈنکا بجا
بروح نبی تا بروز قیام

بیان معراج شریف

نبوت کا تھا بارہواں سال جب
عنایت ہوا تاج معراج تب

وہ جنت سے جبریل لائے براق
جو قطع منازل میں تھا خوب طاق

سوار اسپہ ہو کر جو حضرت چلے
تو جبریل بھی آپ کے ساتھ تھے

جو بیت المقدس کے اندر گئے
امام انبیاء سلف کے ہوئے

وہاں سے طرف آسمان کی چلے
عجائب غرائب بہت دیکھتے

جو مارا قدم چرخ اول پہ جا
خوش ارواح پیغمبران کو کیا

گروہ ایک حضرت کو آیا نظر
فرشتوں کا پتھر ہے اور انکا سر

لگے پوچھنے آپ جبریل سے
بیان کر کہو ان سے کیا کیا ہوئے

لگے کہنے اس طرح سے جبرئیل
نمازوں کے پڑھنے میں کرتے تھے ڈھیل

نہ پڑھتے تھے یہہ وقت پر جو نماز
عذاب ان پہ کرتا ہے یوں بے نیاز

گروہ اور اک پھر نظر آگیا
کہ بھوکا تھا پیاسا تھا ننگا بھی تھا

بشکل بہائم برے حال سے
سفر کو لئے جاتے تھے ہانکتے

یہہ وہ لوگ تھے جو نہ دیتے زکوۃ
غریبوں سے کرتے تکبر سے بات

نظر آئے مرد اور کچھہ عورتیں
دھری انکے آگے بہت نعمتیں

طرف دوسری گوشت مردار ہے
زن و مرد اسی کا طلبگار ہے

جو پاکیزہ نعمت ہے پیش نظر
نہیں دیکھتے آنکھ اوٹھا کر ادھر

لگے کہنے اس طرح روح الامین
یہہ وہ مرد و عورت ہیں اے شاہ دین

انھوں نے زنوں کو دیا اپنی چھوڑ
زنوں نے بھی منہ کو لیا اپنے موڑ

یہہ ہیں مرد اور عورتیں جو تمام
کیا کرتے تھے بے تکلف حرام

قریب انکے ہے مال طیب دھرا
یہہ چوری کیا کرتے تھے اور دغا

پڑا اور شخص اک ایسا نظر
کہ گردن پہ اسکی ہے بوجھ اس قدر

کہ ہلنے کی طاقت نہیں ہے ذرا
مگر رکھتے ہیں بوجھا پھر اور [illegible]

بتایا اور اسطور سے عرض کی
امانت میں اس سے خیانت ہوئی

کچھ اشخاص ایسے نظر آ گئے ۔ کہ کچھ انکے اجسام کا کاٹ کے
انہیں کو کھلاتے ہیں تب جبرئیل ۔ لگے کہنے یہ غیبتی ہیں ذلیل
نظر اور آیا گروہِ کثیر ۔ کہ جنگل میں ہیں آگ کے وہ اسیر
جلاتی ہے آگ اُنکو سرتا بپا ۔ یہہ جبریل نے شاہِ دین سے کہا
جو کچھ حکم تھا اِنکے مان باپ کا ۔ خلاف اُسکے بالکل انھون نے کیا
غرض اور ایسے ہی قصّے بہت ۔ پیمبر نے اُس راہ دیکھے بہت
وہان سے گئے دوسرے چرخ پر ۔ جو تھی واردات اُس جگہ دیکھکر
ہوئے تیسرے چرخ پر پھر روان ۔ وہان بھی بہت دیکھے رازِ نہان
چلے آسمانِ چہارم پہ جب ۔ تو ادریس سے کی ملاقات تب
چلے پانچوین آسمان پر رسول ۔ ہوئی خورمی ہر طرح کی حصول
وہان لوط و اسحاق و یعقوب کی ۔ زیارت بھی کی اور ملاقات بھی
چھٹے چرخ کی سیر جسدم ہوئی ۔ ملاقات موسیٰ پیمبر سے کی
گروہ ایک گرد اُنکے آیا نظر ۔ ہوا حکم جبریل کو شرح کر
تو یون حایل وحی کہنے لگا ۔ یہہ موسیٰ کی اُمت ہے یا مصطفےٰ
جو دیکھے بہت آدمی جلوہ گر ۔ نبی کو تعجب ہوا سربسر
جب آگے بڑھے شاہِ خیر العباد ۔ تو دیکھا گروہ ایک اُس سے زیاد
پھر اُس کی حقیقت بھی ظاہر ہوئی ۔ کہ اُمت ہے وہ سب کی سب آپکی
سوا اُسکے اشخاص ستّر ہزار ۔ بہشتی بغیر از حساب و شمار
تو بولے وہ مقبول ربِّ جلیل ۔ کہ ہر اک کی امت سے ای جبرئیل
بناوینگے فردوس مین بعضے گھر ۔ کچھ انسان رہین گے میانِ سقر
اور اُمت ہماری تمام و کمال ۔ ہے مغفورۂ رحمتِ ذوالجلال
روایت لکھی ہے بقولِ نبی ۔ کہ جو لوگ ہونگے وہان جنّتی
صفین ایکسو بیس ہون اُنکی سب ۔ ہون اسّی صفین میری امّت سے جب
فلک ساتوین پر کیا جب خرام ۔ عجائب غرائب بھی دیکھے تمام
جو پہنچے وہ تا سدرۃ المنتہیٰ ۔ پیمبر سے جبریل نے یون کہا

بس آگے نہین اِس سے میرا مقام
اگر یکسر ہوئے برتر پر م
پیمبر نے اِس طرح اُسنے کہا
تو کہ عرض تیری طرف سے کرون
مجھے ہے تمنّا کہ روزِ قیام
تمہاری جو ہے اُمت عام و خاص
اِس اثنا مین اک ابرِ نو نور کا
چھپایا اُنھین اپنی آغوش مین
ملک بھی وا امر اُس جگہ لکھتے تھے
وہان قدرتِ ایزدی دیکھ کے
گئے پردۂ نور مین جس گھڑی
اور آواز آئی تھی یہہ غیب کی
وہان پردے نوری تھے ستّر ہزار
کیا حق نے حضرت سے اسلام کلام
بدن پر پھر اُس شاہِ لولاک کے
اُسی آن پھر جسقدر تھے علوم
سُنی پھر جب آواز بوبکر کی
تو فرمایا اللہ نے اے رسول
کیا ہمنے پیدا جبھی اک ملک
ندا اُس نے کی ایسے انداز سے
ہوا حکم اِس طرح پھر اے نبی
لگے عرض کرنے حبیبِ خدا
ہوا حکم جبریل نے جو کہا
کہا پھر کہ اُمت کو بخش اے خدا
ہوا حکم ربّنا قریبٌ مجیب

ہے برتر بہت یان سے تیرا مقام
فروغِ تجلی بسوز دیرم
تجھے ہو کسی شے کی گر التجا
لگے کہنے جبریل اُس وقت یون
بچھاؤن مین پر اپنے پل پر تمام
اوتارون سلامت بصد اختصاص
ہوا آپکو یاب بیک وان ہوا
گیا مُستوی تک لے آغوش مین
بصد شوق صلّ علیٰ کہتے تھے
طرف قاب قوسین کی پھر چلے
سُنی وہان پہ آواز بوبکر کی
قرین ہو ہمارے محمد نبی
کیئے طے گئے پیش پروردگار
محمد بھی حق سے ہوئے ہم کلام
رکھا دستِ قدرت کا اللہ نے
ہوئے منکشف یا عقول و فہوم
تعجب ہوا آپ کو اُس گھڑی
ہوئی تجھکو وحشت ہوا تو ملول
ہم آواز بوبکر کی یک بیک
کہ ہو اُنس تجھکو اُس آواز سے
تو حاجت گیا بھول جبریل کی
کہ یا رب تو دانا ہے ہر راز کا
قبول اُس کو ہمنے کرم سے کیا
کیا حق نے منظور اُن کا کہا
کہ اب سیر فردوس کے میر حبیب

تمام و کمال آپ نے نعمتین
مکانات جتنے تھے اصحاب کے
ثنا و صفت پھر خدا کی تمام
اگر بحر بھر وصف اک چیز کا
کرین حور و غلمان ہان صف بصف
لباس اور میوے وہان بے شمار
اُسی وقت اُس شخص کے روبرو
سنو اور مجھسے یہہ تھوڑا کلام
کہ خدام غلمان و حورِ جنان
کہ میدان بڑا سیکڑون کوس کا
محل سات وہان اور آئے نظر
عیان ہر محل مین ہوا ایک ایک
تو جبریل سے بولے شاہِ جہان
لگے کہنے وہ اے رسولِ الٰہ
لیا ہاتھ مین ہاتھ اور لے گئے
پیمبر نے فرمایا اُس وقت یون
لگے کہنے جبریل قدسی نہاد
جو بندہ اُٹھے بسترِ خواب سے
وضو کرکے دل سے پڑھے پھر نماز
عنایت کرے اک بہشت برین
تماشا کیا ساری فردوس کا
کہ یہ نعمتین سب کی سب لا کلام
یہان سے فرا جا کے اے نیک خو
ہوا حکم یون پھر سرافیل کو
سرافیل فرمان سے اللہ کے

وہ دیکھین مہیا تھی جو خلد مین
وہ دیکھے سبھی آپ نے غور سے
بجا لائے حضرت علیہ السلام
کرین سو زبان سے نہ ہوگا ادا
ہین نہرین مئے شہد کی ہر طرف
کرے دھیان جسکا کوئی دیندار
بلا رنج و محنت وہ موجود ہو
بقول محمد علیہ السلام
کچھ ایسی ہی کثرت سے ہونگی وہان
بہت تنگ کثرت سے ہو جایگا
تھے یاقوت و دُر سے بنے سربسر
بیابان لے شرق سے غرب تک
بنے واسطے کس کے ہین یہ مکان
جنھون نے بتائی ہے اندھونکو راہ
قدم سات جب ساتھ اُٹھکے گئے
کہ فرزدہ ہین اب اپنی اُمت کو دون
خبر اور دون تم کو ای پاک زاد
وہین صادق دل سے وہ کلمہ پڑھے
تو اُس شخص کو خالق بے نیاز
کرے دنیا سے ہو وہ بری بالیقین
ہوا بعد اُس کے یہ حکم خدا
عدو پیمبر کے کی ہین بنے جو حرام
مکان دشمنون کا بھی اب دیکھ تو
دکھاؤ سقر اور حقیقت کہو
دیرِ دوزخ گرم پر لے گئے

کئی طبقے دوزخ کے آئے نظر
مگر پہلے طبقے مین کم تھا عذاب
مگر اُس کے اندر خروشان روان
اگر کچھ بھی پہنچے زمین پر خروش
فرشتہ موکل تھا مالک وہان
یہہ طبقہ ہے کس خلق کے واسطے
سنا جب کہ مالک نے اس طور پر
لگے کہنے پھر آپ مالک سے یون
سنایا جواب اُس نے حضرت کو یہہ
نصیحت کرو اپنی اُمت کو اب
بروزِ قیامت جو ہوگا عذاب
نبی یون مناجات کرنے لگے
نہ طاقت رہی دیکھہ کر اور نہ تاب
ضعیفان اُمت ہین سب نیم جان
کیا تو نے اُنکا مجھے پیشوا
مری شرم و عزت ترے ہاتھہ ہے
کہا حق نے یون اے شفیع الامم
وہ سامان بخشش کا موجود ہو
وہ بولے کہ راضی نہون گا کبھی
نہ فردوس مین جاؤن گا جب تلک
ہوا حکم اب فارغ البال جب
پہنچ کر وہان اپنی سب قوم کو
کہا پھر کہ اے پاک پروردگار
مری بات کو کون جانیگا سچ
کہا یون ابو بکر صدیق سا

کہ تھی شعلہ زن آگ وہان سر بسر
تھا اورون مین اُس سے زیادہ عذاب
تھین ستر ہزار آتشین ندیان
نہ جیتا بچے کوئی سنکر خروش
کہا آپ نے اُس سے کر تو بیان
عذاب اس طرح کے ہین جس مین بھری
جھکایا بہت شرم سے اپنا سر
کچھہ اسکا بیان کر کہ مین بھی سنون
ملیگا گنہگار اُمت کو یہہ
کہ مشغول طاعت رہین روز و شب
تو تخفیف کی مجکو ہوگی نہ تاب
کہ یارب جو دیکھا ہے مین نے اسے
کہ آنکھون سے دیکھون مین ایسا عذاب
اُٹھائین گے کیونکر یہہ بارِ گران
ہے مغموم اسواسطے دل مرا
مری آج حرمت ترے ہاتھہ ہے
نہ کر دل مین اپنے ذرا فکر و غم
کہ تو مجسے راضی ہو خوشنود ہو
رہا اِس مین اُمت کا گر ایک بھی
نہ اُمت کو لیجاؤن گا جب تلک
کسی طرح کا غم نہ خاطر مین لا
نماز اور روزون پہ قایم کرو
جو دیکھا سنا مین نے یان آشکار
کہے کو مرے کون مانیگا سچ
مصدق ملیگا ترے قول کا

وہان سے عرض حضرت مصطفےٰ
ہوئے رہ سپر سوئے دولت سرا

اسی طرح زنجیر در ہلتی تھی
نہ گرمی بھی بستر کی زائل ہوی

کہا صبح کو حال سب قوم سے
کہا سُن کے صَدَّقتَ صدیق نے

ابوجہل نے حال یہہ جب سُنا
وہ بیدین کَذَّبتَ کہنے لگا

جو جانیگا سچ حال معراج کو
وہ ہے مثل صدیق اکبر نکو

جو یہ راست احوال سمجھے دروغ
وہ ہے چون ابوجہل بس بیفروغ

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسولِ انام
جنابِ محمد علیہ السلام

بحقِ بتولِ شہ دوسرا
بحقِ ہمہ انبیا اولیا

بحقِ امامِ حسین وحسن
بحقِ دلِ عابدِ پُرمحن

بحقِ خلوصِ دلِ چار یار
بحقِ امامانِ اہلِ وقار

مجھے اپنا تو عاشقِ زار کر
مئے جامِ وحدت سے سرشار کر

لب گور تک مجھ حُبِّ نبی
مجھے رکھ مری آرزو ہے یہی

دکھا دے مجھے اے مرے ذوالجلال
وہ مکہ مدینہ مقامِ جمال

اگرچہ مین عاصی ہون ناپاک ہون
گنہگار ہون بدتر از خاک ہون

گنہ ایسے مین نے کیئے لاکلام
کہ گویا سراپا گنہ ہون تمام

مگر تیرے الطاف پر ہے نظر
کرم پر بھروسا ہے شام و سحر

توقع کا میری سبب ہے یہی
کہ خیر اور شر تیرے دیکھے سبھی

لطافت کثافت پہ ڈالی نظر
ہر اک پاک و ناپاک کی لی خبر

یہہ دیکھا کہ خورشید عالی مقام
ہر اک شے پہ پرتو فگن ہے مدام

شعاع اسکی پڑتی ہے جب خاک پہ
تو پڑتی ہے ہر پاک و ناپاک پر

اسی طرح اے میرے مولیٰ ذرا
مجھے بھی تو کچھ اپنا جلوہ دکھا

شریعت طریقت حقیقت کا نور
مرے دل مین بھر میرے ربِّ غفور

منور ہو دل نور عرفان سے
معطر ہو جان عطر ایمان سے

مرا خاتمہ ہو الٰہی بخیر
بجز تیرے دل مین نہو یاد غیر

نہو جان کنی کی اذیت مجھے
نہو موت کی کرب و شدّت مجھے

نہ سختی سے نکلے مری روح پاک
رہون چین و آرام سے زیر خاک

نہو قبر مین بھی الٰہی عذاب
ترا فضل مجھپر ہو وان بے حساب

قیامت کے دن بھی کرم کیجیو
بہشت برین مین جگہ دیجیو

گنہگار و عاصی ہون مین روسیاہ
گناہون کے اندر خراب و تباہ

مین بندہ ہون تیرا تو میرا خدا
مین بردہ ہون تیرا تو آقا مرا

تو صاحب ہے میرا مین تیرا غلام
مجھے تو نے پیدا کیا لا کلام

تجھے چھوڑ کر اب کہان جاؤن مین
بھلا تجھسا آقا کہان پاؤن مین

خدائی کا صدقہ خدائے کریم
مجھے مت دکھانا عذاب جحیم

مری عیب پوشی ہی کیجیو سدا
یہان اور وہان میرے ربّ العلا

مرے دوست اور آشنا یار و غمار
عزیز و اقارب مرے غمگسار

ہوا خواہ اور سب مرے منتسب
نہون تیرے مغضوب ای میرے رب

رہین دین و دُنیا مین با آبرو
نہو واسطہ انکو غم سے کبھو

مجھے قرب اپنا عطا کر خدا
مین بندہ ہون ناصرؔ ترا پرخطا

الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامانِ آلِ رسول

غزل در تعریف محفل میلاد

مقام اہلِ شریعت ہے محفل میلاد
طراز اہل طریقت ہے محفل میلاد

جلال جلوۂ وحدت ہے محفل میلاد
جمال عشوۂ کثرت ہے محفل میلاد

ظہورِ شانِ کرامت ہے محفل میلاد
شکوہ مذہب و ملت ہے محفل میلاد

ہی سب کا قول کہ سنت ہے محفل میلاد
ہی سب کا دین کہ الفت ہے محفل میلاد

ہماری آنکھ سے دیکھین تو کہدین ہابی
کہ دین حق کی جماعت ہی محفل میلاد

جو وصف احمد مرسل کے ہین تمنائی
اونہین تو عین عبادت ہی محفل میلاد

بڑہا ہی اہل عرب سے بہی کیا تر القوی
جو کہتا ہی کہ کراہت ہی محفل میلاد

کیا رسول نے ذکر اپنی جب ولادت کا
اسی سے جان کہ سنت ہی محفل میلاد

یہ فعل آپکے اصحاب و تابعین کا ہے
او راہل کعبہ کی عادت ہی محفل میلاد

محدثین سب اس فعل کو بجا لائے
عجیب نیک روایت ہی محفل میلاد

رسول پاک کے منکر ذرا تو شرمائین
کہ عین نور رسالت ہی محفل میلاد

اب اسکے بعد کبہی بہول کر بہی مت کہنا
کہ دین ہین باعث حرمت ہے محفل میلاد

کرین نکیون آہ شیدای جلوۂ احمد
کہ کردگار کی صنعت ہی محفل میلاد

نہین ہی خوف خدا کچہ ان اہل بدعت کو
جو صاف کہتی ہین بدعت ہی محفل میلاد

جو عاشق شہ کونین ہین دل و جان سے
انہین کے قلب کی راحت ہی محفل میلاد

تمہین رسول سے بیشک دلی عداوت ہے
جو کہتے پہرتے ہو بدعت ہی محفل میلاد

یہہ کیا مقولہ ہی نادان بدعتی تیرا
کہ مصطفیٰ کی اہانت ہی محفل میلاد

ہین ناصر اسکو سمجہتا ہون مصطفیٰ کا عدو
جو منہ سے کہتا ہی بدعت ہی محفل میلاد

در صفت شب معراج

واہ کیا معجزہ ہے صل علیٰ آج کی رات
یعنی تابندہ ہوا مہر ہدیٰ آج کی رات

رنگ لایا ہے فلک سیر براق احمد
توسن فکر پہ سارنگ دکہا آج کی رات

ہر طرف جلوۂ یکرنگی وحدت ہے عیان
مطلع نور ہی یا صبح ضیا آج کی رات

مردہ دل جو تہے وہ سب زندۂ جاوید ہوے
ظلمت خضر مین ہی آب بقا آج کی رات

لب پہ ہی ذکر نبی دل مین ہے اللہ اللہ
ساری راتون سے نظر آئی جدا آج کی رات

واہ کیا بادۂ توحید پلایا ساقی
اٹھ گیا پردۂ ناموس و حیا آج کی رات

سرور پاک کو معراج عطا کی حق نے
سب کرو ملکے خوشی اہل صفا آج کی رات

شب معراج محمد کی شب عظمت ہے
کیون نہو لائق تحسین و ثنا آج کی رات

کس کا بے ساختہ یہ نام زبان پر آیا
کہ ہوئی میری زبان مجہہ پہ فدا آج کی رات

مجکو معراج ولایت ہو طفیل حضرت
یہی اللہ سے ہے میری دعا آج کی رات

درد ہجران کے وسوسون سے رہائی ہوگی
آکہین تن سے نکل جان نزار آج کی رات

کچھ نہ پوچھو تپ غم سوز الم کی حالت
ہر بن سے نکلتے ہین شرار آج کی رات

ذکر اُس ماہِ نبوت کا جو ہے اے **ناصر**
چاندنی مین ہی عجب کیف بہار آج کی رات

واجبِ مطلق خالقِ ہر خلق دہر کا داور ہے توہی
الف احد اور میم محمد مظہر دو پیکر ہے توہی

توہی ہے سرِ کُن کا تماشا توہی ہے حل عقدہ فتحنا
توہی ہے جام دنیٰ فتدلّیٰ ساقیِ کوثر ہے توہی

توہی ہے رمز کُنتُ کنزاً توہی ہے رنگ مُخِ مخفیاً
توہی لوا حمد حمداً شافع محشر ہے توہی

غور سے دیکھا جب کہ جہان مین تجکو ہی پایا کون و مکان مین
باغ جہان گلزار جنان مین مظہر منور ہے توہی

ہے ہر نقش مین نقشا تیرا ہے ہر شے مین تماشا تیرا
دیکھو جسے ہے شیدا تیرا دلبر دلبر ہے توہی

راز خفی جب کھل گیا یکسر دل نے کہا ہو کر متحیر
شوقِ ستمگر شاہدِ دلبر عاشقِ مضطر ہے توہی

نحن اقرب کا یہہ ترانہ سب کو بتاتا ہے مستانہ
ناصر مضطر ہے دیوانہ اوسکا دواگر ہی توہی

دل مین ہے نار عشق پیمبر لگی ہوئی
یا پنبہ زار مین کوئی اخگر لگی ہوئی

وارفتہ دل ہے وادی یثرب کی یاد مین
جان حزین ہے روضہ کے در پر لگی ہوئی

بے اختیار آہ نکلتی ہے کیا کرون
ہے دل پہ ضرب عشق پیمبر لگی ہوئی

معذور عشق ہون مجھے مت چھیڑ ناصحا
عشق نبی کی چوٹ ہے دلپر لگی ہوئی

میلاد پاک شاہ سے جب دشمنی ہوئی
کیونکر ہے تجکو یاد پیمبر لگی ہوئی

ذکر رسول پاک سے اُلفت نہین اگر
ہے راہ مستقیم سے ٹھوکر لگی ہوئی

جلدی سے آئیے کہین بادشاہ دوسرا
ہے آنکھ انتظار مین در پر لگی ہوئی

جلدی پلا خدا کے لیئے جام بیخودی
ساقی ہے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی

بے چین بے حواس جو رہتے ہو ناصرا
سچ کہدو کس کی ہے یاد دلبر لگی ہوئی

ہے مری دل کو شہ ہر دو جہان کا اشتیاق
نور حق صل علی یثرب مکان کا اشتیاق

اشتیاق روی احمد زاہدا کچھ چیز ہے
اشتیاق حور و غلمان ہے کہاں کا اشتیاق

خوی پاک مصطفے کی جب ثنا کرتا ہون مین
گرد ہوجاتا ہے خوبان جہان کا اشتیاق

آشیانہ طائر دل کا بنا ہے لامکان
اللہ اللہ تیرے پاکیزہ وہان کا اشتیاق

دل ہے اپنا محو شوق روئے زیبائے نبی
حور و غلمان کی طلب ہے نے جنان کا اشتیاق

تیغ ابروئے محمد کی تمنا مین محو ہون
خاک ہو مجھکو کسی ابرو کمان کا اشتیاق

کس بلا کی ہے طبیعت ناصر مداح کی
حور و غلمان کو بھی ہے اس نوجوان کا اشتیاق

عشق رسول کا ہے مجھے کیونکر نہ بہلے باغ
میرے لئے یہ باغ ہی مین ہون برای باغ

ہون عاشق رسول جگر داغ داغ ہے
ہے عشق ایسا کس کو بھلا ہاتھ آئے باغ

بوئے محمدی سے معطر جو باغ ہو
ایسا دکھائے گل کوئی ایسا بتائے باغ

باغ جنان مین پاس ہو کاشانہ نبی
اللہ اس بہار کا مجکو دلائے باغ

پیش نظر ہے باغ جمال محمدی
دنیا کا کیا ہماری نظر مین سمائے باغ

داغون سے دل کو غیرت گلشن بنائین گے
رکھا ہے ہمنے گوشۂ دل کو برائے باغ

عشق رسول پاک سے دل باغ باغ ہے
کیون غم اوٹھاؤن باغ جہان مین برای باغ

ہر گل سے آئی بوئے گل حسن احمدی
گر سوز داغ عشق کا زاہد کھلائے باغ

دکھلاو جلد گلشن طیبہ کو یا نبی
ہے مرغ دل کے لب پہ مری ہائی ہائی باغ

سرسبز میرا باغ تمنا ہو یا خدا
مقبول ہو یہ بہر محمد دعائے باغ

ناصر ہے عندلیب گل عارض نبی
دنیا مین اسکا دل نہین لگتا سوائے باغ

رسول اللہ کا ہے جابجا فیض
ہے اس فیاض کا ہر دم جدا فیض

زبان حال سے کہتی ہے ہر شے
ہے تخلیق دو عالم آپ کا فیض

سونگھا دے گلشن یثرب کی خوشبو
مشام جان کو پہنچا اے صبا فیض

محیط عالم جن و ملک ہے
ازل سے تا ابد ہے آپ کا فیض

ہے فیض احمدی کا چار سو غل
تعالی شانہ صل علی فیض

ہے ہر سو جلوہ گر فیض رسالت
عجب ہے اللہ اللہ یہ ضیا فیض

حیات جاودانی ہے بنے پائی
تمہارے فیض الفت کا ملا فیض

مرے لب میں ہے فیض مصطفٰے سے
وہی صل علی معجز نما فیض

ترے محبوب کا ہوں میں ثنا خوان
مرا جاری ہو یارب جا بجا فیض

میں فیض احمدی کا ہوں تماشا
تماشا گاہ عالم ہے مرا فیض

ہے فیض متصل سے مجکو حاصل
برب کعبہ ناصر آپکا فیض

کون دیگا احمد مرسل کو جا کر اطلاع
دی مرے شوق زیارت نو ہی گھبرا کر اطلاع

آپکی ذات مقدس وہ ہے محبوب خدا
دیتے آئے جس کے آنیکی پیمبر اطلاع

سایہ طوبی سے یہ وحشت زدہ ہے بیخبر
قامت بے سایہ کی ششدر رہی پا کر اطلاع

حسن عالم سوز اپنا بڑہکے دکہلاتا ہے کیا
مہر یثرب کی ہے اے مہر منور اطلاع

کلمہ پڑہتا ہے جہاں نام خدا اس نام کا
آپکی محبوب حق ہو کیوں نہ گہر گہر اطلاع

ہوں بہت بیتاب غم جا کر رسول اللہ سے
اضطراب دل کی دے اے شوق مضطر اطلاع

جان و دل سے ہو گئے ہیں حاضر ملایک ان سے
محفل حضرت کی ہوتی ہے جہاں پر اطلاع

حال ابتر ہے بہت بہر خدا باد صبا
دے رسول اللہ کو ناصر کی جا کر اطلاع

ہے دلکو عشق حضرت خیر الوریٰ کے ساتھ
اپنا مآل ہے شہ ہر دو سرا کے ساتھ

ہم مست بادۂ مے عشق رسول ہیں
ہوگا ہمارا ساتہ حبیب خدا کے ساتھ

دل کو مرے ہوس ہے ہوائے رسول کی
اڑ جائیگا مدینہ کو لاشہ ہوا کے ساتھ

کیا لائیں وہ خیال میں حوران خلد کو
دل بستگی ہے جن کو حبیب خدا کے ساتھ

مرتا ہوں شوق دید رسالت مآب میں
نکلے گی روح تن سے تو صل علی کے ساتھ

دل کو لگاؤ ہے مرے حب رسول سے
اب دل لگی ہو کیا کسی زلف دوتا کے ساتھ

حب خدا کہاں نہو گر حب احمدی
عشق خدا ہے عشق حبیب خدا کے ساتھ

کرتی ہے چشم ناز تری کچھ ادائیان
یہ طرز اور کرشمہ طرز حیا کے ساتھ

عاشق میں تیرے حضر مشدد کا ربط ہے
وہ تیری ساتھ ہے تو ہے بیشک خدا کے ساتھ

لیتا ہے کس فریب سے دونوں جہانکا دل
رنگ صوفیا میں ترا جلوہ لقا کے ساتھ

للہ رحم اے شہ محشر خرام رحم
وابستہ میری جان ہے تری نقش پا کے ساتھ

حبشی سے نور ولایت ہوا نصیب
پہنچا حضور حق میں مگر رہنما کے ساتھ

وحدت مین ایسے غرق ہین ہمکو خبر نہین
نور خدا کے ساتھہ ہین یا ہین خدا کے ساتھہ

عشق نبی کے دعوے مین میلاد سے گریز
یہ مدعی کہان ہین بھلا مدعا کے ساتھہ

ناصر فنا کر آپ کو عشق رسول مین
طالب اگر بقا کا ہے رنگ فنا کے ساتھہ

کیون غنچہ و گل باغ مین مرجھائے ہوے ہین
کیا عشق محمد مین یہ گل کھائے ہوئے ہین

یہ دیکھتی ہے جلوۂ رخسار محمد
ہم مردمک چشم پہ اترائے ہوئے ہین

غنچے جو چٹکتے ہین خیابان جہان مین
یہ شادی میلاد کے چٹکائے ہوئے ہین

شادی سے سماتے نہین دلہان نگھہ مین
گل بھی گل رخسار کی بو پائے ہوئے ہین

گیسو کی قسم خال کے سودا کی قسم ہے
ہم الفت خوبان سے قسم کھائے ہوئے ہین

اے ساقی گلفام پلا دے کوئی ساغر
ہم تشنۂ دیدار ہین گھبرائے ہوئے ہین

ہم حضرت دل کو کوئی رنگ اور دکھاتی
پر وعدۂ فردا پہ یہہ بہلائے ہوئے ہین

وا تا نظر لطف سے ہوا ایک اشارہ
سائل ہین تری دروازہ پہ ہم آئے ہوئے ہین

ناصر چلو یثرب کو کہین ہند سے جلدی
وہ دست کرم سنتے ہین پھیلائے ہوئے ہین

وہان کہتا ہمارا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ
ہے خوب رہنا وہان کا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

دل اپنا اپنون سے اب اوٹھاؤ عرب کی جانب قدم بڑھاؤ
یہہ دوستون کو بھی کہہ سناؤ چلو مدینہ چلو مدینہ

کہان کی دولت کہان کی حشمت کہان کی ثروت کہان کی رفعت
یہہ سب کے سب ہین حجاب غفلت چلو مدینہ چلو مدینہ

لو چھوڑ عیش و خوشی کا عالم ہو ورد صل علی کا پیہم
اگر ہو غم بھی تو ہو یہی غم چلو مدینہ چلو مدینہ

ہو یاد سینہ تو دل پریشان ہو چشم گریان تو سینہ بریان
رہ مدینہ مین اشک ریزان چلو مدینہ چلو مدینہ

کروگے کب تک یہ شور و غوغا سہوگے کب تک یہہ ناز بیجا
رہوگے کب تک بتون پہ شیدا چلو مدینہ چلو مدینہ

زمین پاک عرب کو دیکھو عرب کے حسن و طرب کو دیکھو

مزار محبوب رب کو دیکھو چلو مدینہ چلو مدینہ
رسول اکرم سے دل لگاؤ نبی کی زلفوں میں دل پھنساؤ
ریاض جنت کو جلد جاؤ چلو مدینہ چلو مدینہ
الٰہی بہر کمال صابر بحرمت فیض خواجہ باقر
کوئی کہے آکے جلد ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

گر زلیخا دیکھ لے محبوب یزداں کی طرف
بھول کر بھی پھر نہ دیکھے ماہ کنعان کیطرف
جن کو یثرب کی ہوائے شوق میں پروا نہیں
کیا اٹھائیں آنکھ وہ تخت سلیمان کیطرف
آرزو میں کھینچتی ہیں جانب کوئے رسول
لیچلی ہیں مجکو حوریں باغ رضوان کیطرف
دشت بطحیٰ کا ہوا ہے دل کو پھر سودا مرے
پھر بہار آئی چلی بلبل گلستان کیطرف
جسنے دیکھی ہے نبی کے روئے انور کی چھبیں
کیا نظر پھر کر وہ دیکھے حور و غلمان کیطرف
ماہ یثرب کو اگر دیکھے زلیخا خواب میں
پھر نہ بیداری میں دیکھے ماہ کنعان کیطرف
جنبش ابرو سے بہ انگشت سی ہو وہ دو نیم
دیکھیں دو دل کی طرف یا ماہ تابان کیطرف
خاک میں ہیں حسرتیں ٹھوکر کا دکھلا معجزہ
آ خرام ناز سے گنج شہیدان کیطرف
مصحف رخ کی بلائیں شوق پابوسی میں لوں
سر ہو قدموں کی طرف اور ہاتھ قرآن کیطرف
کیا کروں گلشن میں جا کر میں ہوں اک آشفتہ سر
دل کھچا جاتا ہے یثرب کے بیابان کیطرف
جسنے دیکھا ہو مدینے کے بیابان کیطرف
کیا اٹھائے آنکھ وہ گلزار رضوان کیطرف
رند عالم سوز ہوں ناصح زباں اپنی سنبھال
رخ ہے دنیا کی طرف اور دل ہے یزدان کیطرف
عارض پر نور حضرت کے ہیں مضمون دل نشین
دیکھکر ہنستا ہو تمہیں خورشید تابان کیطرف
اس کا اک اک خار ہے گلزار جنت کا جواب
دیکھ غافل آ کے یثرب کے بیابان کیطرف
غیر سے مطلب نہیں اپنا تو ہر دم دھیان ہے
یا محمد کی طرف یا شیر یزدان کیطرف
دیکھ کر وصف رندان حضرت نعت میں
کرتے ہیں مضمون اشارے در و مرجان کیطرف
پاس دونوں کا ہے دل کو کس طرف ہوں یا نبی
ناتوانی کی طرف یا شوق پنہان کیطرف
جان نکلے ناصر مضطر کی یارب جس گھڑی
دھیان ہو اسکا رسول پاک و یزدان کیطرف
ہجر احمد میں ہوں آشفتہ و حیران مدہوش
مجکو مت چھیڑ کہ ہوں سخت بیجان مدہوش
ہے سبب وہی اسباب سفر کا میرے
راہ طیبہ میں ہوں گو بے سر و سامان مدہوش

چشم میگون محمد کا اگر ذکر کروں
لب معجز کا نبی کے ہے تصور ہر دم
حسن یکتائی نبی کی جو حقیقت کھلجائے
چشم مخمور کا حضرت کی جو دیکھے عالم
دُر دندان سے اسے نسبت تشبیہی ہے
نشۂ بادۂ الفت سے ہیں ہر دم سرشار
حشر میں ہو نہ بیرے محبوب کی یارب ہمراہ

یارب دکھا دے جلوۂ رخسار مصطفٰے
کب تک گھلا کرے تپ غم سے برنگ شمع
ہر داغ دل بنا ہے مرا چشم آرزو
ہوتی ہے جان نثار ادائے خرام پر
مجکو عزیز ہے شب یلدائے ہجر بھی
ہے چارہ ساز خلق یہی عاشق رسول کا
کلیا تاب نعت سکے پڑھو منو درود
یوں آتے کو تو اور بھی پا کرو قرآئے
نور رخ پہ نور محمد کو جو دیکھا
آنکھوں میں سمایا ہے وہ انداز ملاحت
گر روئے منور سے ذرا پردہ اٹھادو
دیکھی جو گلستان محمد کی بہاریں
حوریں بھی کہیں گی نہیں دن حشر کے ناصر

خلوت وحدت دبستان ہے رسول اللہ کا
وسعت فیض نبی پر کیوں نہ امت ہو فدا
جس کے اک جلوے کے آگے گرد ہیں شمس و قمر
معنی قرآن کوئی سمجھے تو ہو اس پر عیاں
ذرہ کو خورشید قطرے کو کرے بحر محیط

صحنِ گلزار میں ہو نرگسِ فتّان مدہوش
کیوں نہ ہو بادۂ الفت سے دل و جان مدہوش
عالمِ قدس میں ہوں قدس کے جویان مدہوش
ہو زلیخا کی طرح خود مہ کنعان مدہوش
مے فرقت سے جو ہے گوہرِ غلطان مدہوش
کیا تعجب ہے جو ہوں تیرے ثنا خوان مدہوش
ناصرِ خستہ جگر والہ و حیران مدہوش

عیسیٰ ہے مصطفےٰ میں ہوں بیمار مصطفےٰ
یارب مریض نرگس بیمار مصطفےٰ
اللہ رے شوق لذتِ دیدار مصطفےٰ
چلتا ہے دل پہ خنجرِ رفتار مصطفےٰ
ہے اس میں رنگ گیسوئے خمدار مصطفےٰ
لو ہوگیا طبیب بھی بیمار مصطفےٰ
ناصر ہے بلبلِ گلِ رخسار مصطفےٰ

پیرا وہی کچھ شان سے خیر البشر آئے
لی آمنہ بولیں مری نور البصر آئے
کیا خاک نظر میں کوئی رشک قمر آئے
اللہ کے بندوں کو بس اللہ نظر آئے
اللہ کی قدرت کے تماشے نظر آئے
لو دیکھ لو وہ عاشقِ خیر البشر آئے

جلوت کثرت گلستان ہے رسول اللہ کا
صحن جنت تنگ ایوان ہے رسول اللہ کا
حبذا وہ نورِ تابان ہے رسول اللہ کا
وصف ہر آیت میں پنہان ہے رسول اللہ کا
موجزن دریائے فیضان ہے رسول اللہ کا

جس کے ہر گوشہ میں ہیں گلہاے وحدت خندہ زن
وہ تر و تازہ گلستان ہے رسول اللہ کا

گوش شنوا چشم بینا ہے تو کر سیر چمن
ہر گل و غنچہ ثنا خوان ہے رسول اللہ کا

کیون نہ حوران بہشتی لین بلائین بار بار
ناصر ہندی سخندان ہے رسول اللہ کا

بے تردد ہوگا داخل گلشن فردوس مین
ہاتہ مین ناصر کے دامان ہے رسول اللہ کا

ہمین کس بات کا غم ہو منور روز جزا ہوگا
وسیلہ جبکہ محشر مین ہمارا مصطفے ہوگا

گنہگارونکی جس دم ہوگی پرسش صبح محشر مین
مرا حامی شفیع المذنبین خیر الورا ہوگا

بجز عشق رسول پاک وصل حق نہین ممکن
ملیگا وہ خدا سے جو محمد سے ملا ہوگا

رسالت کا جو ہے منکر وہ ہے توحید کا منکر
نبی سے جو جدا ہوگا وہ رب سے بھی جدا ہوگا

تصور مین نہ لائیگا کبھی دنیا کی دولت کو
تمہارے در کا یا حضرت جو ادنی بھی گدا ہوگا

ہمین کیون فکر غم ہو مہر خورشید محشر کا
ہمارے سر پہ ظل شافع روز جزا ہوگا

ہے میری سجدہ گہ محراب ابروے رسول اللہ
تری مسجد مین زاہد کب مرا سجدہ ادا ہوگا

قتیل عشق حضرت ہون شہید تیغ الفت ہون
بجاے قل مری تربت پہ ذکر مصطفے ہوگا

مرا سینہ ہے سینا پر تو فیض رسالت سے
جو ہوگا فیض مجہسے وہ کسی سے کم ہوا ہوگا

مجھے کیون خوف محشر ہو مددپر میری آنا ہے
ادہر خیر الورا ہوگا ادہر شیر خدا ہوگا

ہے آنکہ مین نور رخ نیکوے محمد
اور سر مین بسی نکہت گیسوے محمد

رضوان کو مبارک ہین طوبی کی ہوائین
یا شیم و ہواے قد دلجوے محمد

اسلام کے غنچے ہین تو گل صل علی کے
ہے ان سے شگفتہ چمن روے محمد

مدت سے ہون مدہوش خمار غم سے
ملجاے گلاب عرق روے محمد

ہے نور خداوند دو عالم کا ہیولی
اے چشم غلط بین قد دلجوے محمد

محفل مین نہ ہو کس لئے غل صل علی کا
ہے لب پہ مرے مدحت گیسوے محمد

کس طرح جھکے سر خم محراب حرم مین
یاد آتا ہے ناصر خم ابروے محمد

مجھے جلدی سے دکھلا دیجئے چہرہ یا ختم رسل یا ختم رسل
غم ہجر سے حال ہے زار مرا یا ختم رسل یا ختم رسل
ترا جس نے کہ صدق سے نام لیا اوسے جام حیات دوام ملا
غم کون و مکان سے وہ چھوٹ گیا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا ذکر ہے درد والم کی دوا ترے فکر مین دیکھا ہے نور بقا
ترے نام سے ہوتی ہے دور بلا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا رُخ ہے کہ جلوہ صبح ضیا ترا لب ہے کہ چشمۂ آب بقا
تری ذات ہے جملہ مرض کی دوا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترے حسن ملیح پہ ہون مین فدا تو ہے شاہ جہان مین ہون تیرا گدا
مین ہون ذرۂ خاک تو مہر ہدا یا ختم رسل یا ختم رسل

کرو پردہ شرم کو دور ذرا دو حجاب نقاب کو رُخ سے اوٹھا
لو دکھا دو جمال کو بہر خدا یا ختم رسل یا ختم رسل

مین ہون فناصرؔ مست الست ترا غم ہجر سے ہے مرا حال بُرا
مجھے جام شراب وصال پلا یا ختم رسل یا ختم رسل

نہ رند مشرب نہ مست و بیخود نہ طالب ننگ و نام ہون مین
نہ شاہ ملت نہ پیر طاعت نہ شیخ عالی مقام ہون مین

نہ ہون شہید نگاہ خوبان نہ ہون قتیل رُخ نکویان
حریص فیضان مصطفےٰ ہون غلام خیر الانام ہون مین

نہ زاہدون مین ہے نام میرا نہ عابدون مین قیام میرا
نہ شاعرانہ کلام میرا نبی کا مست کلام ہون مین

نہ مفتیون کی قطار مین ہون نہ صوفیون کی شمار مین ہون
جو ہون تو رندان خوار مین ہون رسول کا صید دام ہون مین

دکھا نہ اے مرگ آنکھ مجکو لڑا نہ اے موت مجھسے آنکھین
قتیل ہون ناز مصطفےٰ کا شہید عالی مقام ہون مین

اگر نکیرین پوچھ بیٹھے کہ کون ہے تو تو یہہ کہون گا
رسول اکرم ہین میرے آقا اک اونکا ادنی غلام ہون مین

پڑھون جو نعت شہ دو عالم تو کیون نہ فناصرؔ ہون گرد بین خم
مین ہون مدیح رسول اکرم سخنورون کا امام ہون مین

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائین ہم　　خاک در رسول کا سُرمہ لگائین ہم

جالی پکڑ کے روضۂ گردون جناب کی
سب حال دل رسول خدا کو سنائین ہم

سجدہ کرین ہم آپ کی محراب کی جگہ
قدمون کی جا پہ لخت جگر کو بہائین ہم

احوال دل کہین کبھی حجرے کے سامنے
ممبر کے سامنے کبھی غوغا مچائین ہم

سن زار قبر کی آپکے ہونٹون سے سن لیا
کیا عرض مدعا کو پھر اب لب پہ لائین ہم

قسمت پہ اپنی فخر کرین سو ہزار بار
گر اپنی مشت خاک ٭ یثرب مین پائین ہم

کس کو دکھائین غیر نبی دل سے ولوے
جز آپ کے کسی غم دوری سنائین ہم

تم دیکھو یا نہ دیکھو مگر مثل شمع بزم
جل جل کے جان کو خاک مین اپنی ملائین ہم

یارب وہ دن دکھا کہ مدینے کے دشت مین
دامن کے ٹکڑے جیب کے پرزے اڑائین ہم

آنکھون سے اپنی چن کے مدینہ کے خار و خس
زخم جگر کے واسطے مرہم بنائین ہم

سوز غم رسول کے وہ دل جلے ہین ہم
اک آہ آتشین سے سقر کو جلائین ہم

ناصر کی یہ مدام دعا ہے کہ ای خدا
جلدی وہ دن دکھا کہ مدینہ کو جائین ہم

کیا خاک دل لگائین کسی دلربا سے ہم
ہین عاشقان سرور ہر دو سرا سے ہم

مدفن اگر نصیب ہو روضہ کے آس پاس
جنت کو بھول کر بھی نہ چاہین خدا سے ہم

بھاتی نہین ہے بات بجز نام مصطفی
دل پاک رکھتے ہین خلش ماسوا سے ہم

گر داستان حسن سے فرصت کبھی ملے
شکوے کرینگے کچھ نگہہ باحیا سے ہم

آنکھون پہ پھر ہے پیش نظر روئے مصطفی
ملتے ہین خود خدا سے کہ نور خدا سے ہم

ناصح ہمارے سامنے کرتا ہے ذکر غیر
رکھتے ہین عشق تذکرۂ مصطفی سے ہم

آنکھون مین اپنی جلوۂ حسن رسول ہے
اب آنکھ کیا ملائین کسی مہ لقا سے ہم

جب سے ہین آشنا غم عشق رسول کے
نا آشنا بنے ہین ہر اک آشنا سے ہم

داماں حشر مین نہین تردامنی کا خوف
لپٹے ہوئے ہین دامن آل عبا سے ہم

جس درجہ ہم کو ناز ہو زیبا ہے **ناصرا**
رکھتے ہین کام مدحت خیر الوری سے ہم

ناصر چلو مدینہ کو سرور کے سامنے
عرض نیاز دل کرو دلبر کے سامنے

غوغا مچاؤ سرور عالی جناب مین
نالے کرو حضور کے ممبر کے سامنے

مین بھی نکالون حسرت دل آکے بانی
سر در کے سامنے ہو تو در سر کے سامنے

دیکھون نصیب سے مجھے وہ دن ہو کب نصیب
لبیک کہتا آؤن ترے در کے سامنے

حجرے کے سامنے ہون کبھی باادب کھڑا
کہہ کامیاب گنبدِ اخضر کے سامنے

اعجازِ عیسوی سے نہ زندہ ہو گر کوئی
لے آؤ اُس کو شاہ کی ٹھوکر کے سامنے

پائے نیاز کو مرے صدقہ حسین کا
ہون لغزشین نہ داورِ محشر کے سامنے

اے منکرانِ بزمِ حبیبِ خدا کہو
کیونکر بنیگی شافعِ محشر کے سامنے

ناصر چلو مدینہ کو اب ہو کے اشکبار
کوثر بنالین ساقیِ کوثر کے سامنے

دکھلا کے گُلِ عارض کی چھبین دل بر وزمین جادو نظری
غنچہ سا دہن بانکی چتون بُتِ ہوش ربا بیدادگری

آثار انا الحق رُخ سے عیان ابرو چو کمان مژگان چو سنان
قد سرو روان لب راحتِ جان در باغ تکلم گل شکری

انکھین وہ رسیلی مست ادا وہ نرگسِ فتّان فتنہ نما
آمد بجہان گرد ندا اے صلِّ علیٰ زیبا پسری

مکھڑے پہ غضب بکھرے کاکل چون سنبلِ تر بیہوش بگل
دیدار سے جس کے چون بلبل شدہ نغمہ سرا جن و بشری

ماتھے کی چمک چہرے کی دمک بر بود قرار از جن و ملک
دامن کی جھلک سے موہ لیو با ناز و ادا بت عشوہ گری

دل مین مرے یہ حسرت ہی رہی اے بادشہ حسنِ خوبی
ناصر کو بلا پوچھا نہ کبھی رفت ہست کجا آن نوحہ گری

دیگر

ہون بہت حیران و مضطر یا محمدؐ الغیاث
ہے مرا احوال ابتر یا محمدؐ الغیاث

میری رہبر میری سرور یا محمدؐ الغیاث
رحم گستر بندہ پرور یا محمدؐ الغیاث

الغیاث اے صبحِ رحمت شامِ ظلمت الغیاث
مہر سیما ماہ پیکر یا محمدؐ الغیاث

رحمتِ عالم خدا در یائے فیضِ کبریا
اے دیارِ دین کے داور یا محمدؐ الغیاث

کیون نہ میری آرزوئین سب بر آئین منّو
ہے سدا میری زبان پر یا محمدؐ الغیاث

لے رہی ہیں اشتیاقِ دید دل مین چٹکیان
جلد دکھلا روی انور یا محمدؐ الغیاث

ہو ترے صدقہ سے ناصر کو شہادہ دن نصیب
آئے کہتا تیرے در پہ یا محمدؐ الغیاث

دکھلایئے جمال ذرا یا رسول پاک
قالب مین اب تو دل نہ رہا یا رسول پاک

اک حشر کا کالا کھ ہون سر پا قیامتین
کر ہو خرام ناز ذرا یا رسول پاک

عالم سیہ ہے آنکھ مین دن میرا رات ہے
ہجر میں تو تیرا حشر ہوئی یا رسول پاک

ہین لعل لب کو دیکھ کے ترسا کرون سدا
لوٹین سخن کا غیر مزا یا رسول پاک

دامن جھٹک کے یون سر بالین گذر گئے
کشتہ کا کچھ نہ پاس کیا یا رسول پاک

تصویر حبیب کی کہا ہین نکیرین قبر مین
ہو لب پہ میرے نام ترا یا رسول پاک

کشتے کی اپنے نعش پہ اگر تو دیکھ لے
کیسا تجھ نے کام کیا یا رسول پاک

ہے کون حل کرے جو مری دل کی مشکلین
خنجر تیرے بغیر عقدہ کشا یا رسول پاک

ناصر غم فراق سے روتا ہے زار زار
ہے کون اسکا تیری سوا یا رسول پاک

خدا کو جسنے پایا ناصر ا پایا محمدؐ سے
جسے یان ہاتھ کچھ آیا تو ہاتھ آیا محمدؐ سے

محمدؐ وہ بہار گلشن فیضان عرفان ہے
کہ نقارہ بجا توحید کا ہر جا محمدؐ سے

محمدؐ ایک موج اولین بحر امکان ہے
بہا تخلیق کا یہ چار سو دریا محمدؐ سے

محمدؐ ابر رحمت ہے محمدؐ رمز قدرت ہے
ہوا ہے جلوہ گر جلوہ خدائی کا محمدؐ سے

نہ دیکھا وہ کہین جلوہ جو دیکھا ہے رواحمدؐ مین
نہ پایا وہ کسی سے ہمنے جو پایا محمدؐ سے

کسی نے کم کہا وہ جو کہا ہے حق سے حضرت نے
نہ پوچھا وہ کسی سے حق نے جو پوچھا محمدؐ سے

حسینان جہان کیونکر سمائین میری نظرون مین
کہ رکھتا ہے محبت خاطر شیدا محمدؐ سے

حصول مدعا کی آرزو رکھتا ہے گر ای دل
تو کہہ رو رو کے حال اپنا خدا سے یا محمدؐ سے

ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہے دارین مین ناصر
کوئی اعلیٰ محمدؐ سے کوئی اچھا محمدؐ سے

طلسم عبرت ہے سارا عالم گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے
کدھر ہے حوا کہان ہے آدم گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

کہان ہے یوسف کا حسن یکتا کہان ہے آشفتہ سر زلیخا
کدھر ہے مجنون کہان ہے لیلا گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے

کہان گیا جام جم کا چرچا کدہر سکندر کہان ہے دارا
کدہر ہے فرعون کا وہ دعوی گہڑی ہین کچہہ ہی گہڑی ہین کچہہ ہے
وہ عشق کا کس طرف ہے افسون کدہر ہے فرہاد چشم پرخون
کہان ہے شیرین کا لعل میگون گہڑی ہین کچہہ ہے گہڑی ہین کچہہ ہے
کدہر ہے طفلی کی وہ شرارت کدہر جوانی کی وہ حرارت
کدہر ہے مہوشون کی الفت گہڑی ہین کچہہ ہی گہڑی ہین کچہہ ہے
نہین ہے ایک حال پر زمانہ بدلتا رہتا ہے جاودانہ
فسون ہے اسکا ہر اک فسانہ گہڑی ہین کچہہ ہے گہڑی ہین کچہہ ہے
کہان کی پیری شباب کیسا یہان برابر ہین پیر و برنا
سفر ہے در پیش آخرت کا گہڑی ہین کچہہ ہے گہڑی ہین کچہہ ہے
رہیگا کبتک تو یار سوتا لے جاگ بس سو چکا بہت سا
نہین ہے کچہہ عمر کا بہروسا گہڑی ہین کچہہ ہے گہڑی کچہہ ہے
دماغ جنکا تہا کل فلک پر سرون پہ رکہتے تہے تاج پر زر
وہ آج پہرتے ہین خوار در در گہڑی ہین کچہہ ہی گہڑی ہین کچہہ ہے
سمجہہ ہے گر کچہہ بہی تم کو ناصر خدا کی طاعت سے ہو نہ قاصر
مصیبتون پر ہو یان کی صابر گہڑی ہین کچہہ ہے گہڑی ہین کچہہ ہے

خطائین ہم سے ہوئی ہین بہاری الہی توبہ الہی توبہ
گذاری عصیان ہین عمر ساری الہی توبہ الہی توبہ
نہ خوف دوزخ نہ یاد باری الہی توبہ الہی توبہ
یہ خود سری یہ خود اختیاری الہی توبہ الہی توبہ
کبہی نہ کی صدق سے عبادت نہ خاص اخلاص سے اطاعت
بہری ہے رگ رگ ہین سو شرارت الہی توبہ الہی توبہ
تو چہوڑ سب یار و آشنا کو تو اپنے دل ہین لبا خدا کو
زبان پہ رکہہ دیکہہ اس صدا کو الہی توبہ الہی توبہ
نہ ہوگا ابلیس تیرا ہمدم وہ بہاگتا ہی رہیگا پیہم

جو لب پہ ناصر ہو تیرے ہر دم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ناصر تو کر یاد خدا اوّل فنا آخر فنا
دل کو نہ دنیا سے لگا اول فنا آخر فنا
کیا اعتبار اس عمر کا اور کیا جوانی کا پتا
بیجا ہے اس پہ آسرا اول فنا آخر فنا
گو عالم و فاضل بنا عالم کی نظروں میں چڑھا
جز موت کیا حاصل ہوا اول فنا آخر فنا
گر زور و زر حاصل کیا غالب زمانے پہ ہوا
یہ بھی تو کہہ پھر کیا ہوا اول فنا آخر فنا
مت کر بدی پچھتائیگا جو کچھ کیا پیش آئیگا
اپنے کئے کو پائیگا اول فنا آخر فنا
مت دلبروں سے دل لگا خود دل کا ہو تو دلربا
ہو آپ اپنا آشنا اول فنا آخر فنا
کس کا شکاری تو بنا خود صید ہے تو موت کا
گرگ اجل پیچھے پڑا اول فنا آخر فنا
گلشن سے مت دل کو لگا گل بانگ بلبل پر نہ جا
ہر برگ گل کی ہے صدا اول فنا آخر فنا
بادِ رواں ہے زندگی آخر کو ہے شرمندگی
اے بندہ کر تو بندگی اوّل فنا آخر فنا
ناصر خدا کا خوف کر صبح و مسا خالق سے ڈر
کر یاد حق شام و سحر اول فنا آخر فنا

ہلا دے خاک میں غافل خیال حکمرانی کو
نسیم صبح کا جھونکا سمجھ لے زندگانی کو
بلائیں لیتی پھرتی ہے فنا صبح و مسا تیری
نشان دائمی اپنا سمجھ تو بے نشانی کو

فنا ہی آلفنا کی آتی ہین ہر سو سے آوازین
تو صرف عیش دو روزہ نہ کر اپنی جوانی کو
ہوائے دیر و کعبہ مین بھٹکتا ہے عبث انسان
مکان دل مین دیکھ اپنے مکین لامکانی کو
وفا کیسی خیال وصل شوق مہ لقا کیسا
سمجھ بحر عدم کا بلبلہ تو زندگانی کو
خیال ماسوا اللہ کو ملا خاک مین موسیٰ
سمجھتا صرف طور دل پہ رمز لن ترانی کو
دوئی کا زنگ اوڑا کر دیکھ لے آئینۂ دل مین
ہویدا سر مخفی کو عیان راز نہانی کو
خیال یار کیسا اور مجازی آشنا کیسے
ترا پاس نفس کافی ہے دل کی پاسبانی کو
حیات جاودانی کا ہے گر طالب تو اے ناصر
سمجھ اک کھیل لڑکون کا طلسم دیر فانی کو

تری حمد کیسے ہو یا خدا تری شان جل جلالہ
نہین مثل تیرا ترے سوا تری شان جل جلالہ
تو ہے خالق حجر و شجر تو ہے رازق ملک و بشر
تری حمد کرتے ہین بحر و بر تری شان جل جلالہ
تری ذات پاک ہے وحدۂ ترا ذکر جہر ہے سو بسو
ترا نام پڑھتے ہین کو بکو تری شان جل جلالہ
تو خیال مین نہ سما سکے نہ گمان و وہم مین آ سکے
نہ کوئی قیاس مین لا سکے تری شان جل جلالہ
ترا مین ازل سے ہون مبتلا ترا وصل ہے مرا مدعا
ترے آستان پہ ہون آپڑا تری شان جل جلالہ
ترے نام پہ ہون مٹا ہوا مرے دل مین تو ہے بسا ہوا

ہے زبان پہ بس یہی چڑھا ہوا تری شان جل جلالہ

توہی بیکسون کا رفیق ہے توہی عاجزون کا شفیق ہے
تو رحیم ہے تو کریم ہے تری شان جل جلالہ

تری کر سکے کوئی کیا ثنا ترا وصف ہووے بشر سے کیا
ہے ظہور تیرا ہر ایک جا تری شان جل جلالہ

ترا نام نامی ہے کیمیا تری ذات عالی ہے بے بہا
ترے در کا مجکو ہے آسرا تری شان جل جلالہ

ترے فضل پر ہے نظر مری ہے تری طرف کو بصر مری
لے خبر مری لے خبر مری تری شان جل جلالہ

ترا بندہ ناصر تفتہ جان ترے نام کا ہے وظیفہ خوان
اسے کر دے زبدۂ عارفان تری شان جل جلالہ

سمایا مرشد مین جو وہ سمجھا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
اُٹھا جو غفلت کا پردہ دیکھا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

جو دل سے حرف دوئی مٹایا خدا کو خود اپنے دل مین پایا
یہ نغمہ ہر سانس نے سنایا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

لگاؤن کیون دل ستمبرون سے بڑھاؤن کیون ربط دلبرون سے
مین اپنا کیون ہون نہ آپ شیدا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

خودی کا پردہ جو رخ سے اٹھا خدائی تھی یا خدا کا جلوہ
عجیب آیا نظر تماشا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

بہت پھرا در بدر بھٹکتا کھلا نہ مشکل کا عقدہ اصلا
تصور شیخ نے بتایا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

کہان کا دیر اور حرم ہے کس کا کہان کا گلشن کہان کا صحرا
مین برزخ شیخ ہون سراپا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

مین خاک صحرا مین کیون اوڑاؤن مین آسمان سر پہ کیون اوٹھاؤن
مین کیون پھرون آہ سر دھنتا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

بہت پھرا در بدر پریشان خراب خستہ تباہ حیران
خودی بھلائی تو صاف دیکھا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
جو فیض مرشد نے رنگ بدلا تو نحن اقرب کا قرب سمجھا
مین آج ناصر ہون دیکھتا کیا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

ہوالناصر

کوکت کوکت جنگل ڈہونڈہ پھرت ہون بن بن بین
ہردے مورے منڈیا چہاوت پیا پیرا جبت انکھین مین
تمرے نین مورے من بہایو تمرے سین نے تیر چلایو
زہر بتاؤ کاہ سے آیو امرت ہے توری نینن مین
رووروو روت ندر بہایا رو رکا ایک سمندر چلایا
گھونگٹ لیکر گھٹ مین سمایا چہا ہی بدبا تن من مین
آپ پیا تن من مین لبت ہے نحن اقرب آپ کہت ہے۔
بین دنا پھرکا ہے بجت ہے کس کی بانسری کانن مین
بہید بہید تمرا پاوت ناہین اچہمرج ہمرا جاوت ناہین
نین دوارے آوت ناہین پھرت ہے سگے انگن مین
انی انا کا روپ دکہاوت نین مین دل مین آوت جاوت
لا تذر کہہ پھر فرماوت اپنے پیا قرآن مین
آپ الست کا راگ سنایا انتر آپ انتظر کا بتایا
انپھر روپ سروپ دکہایا کلیر کے میدانن مین
بنسی بجاوت سنیان مورے نین بکٹے ہین جل کے کٹورے
آگ لگا دی ناصر مورے تن تن تن نے تن من مین

ہوالناصر

جون تجت ہے تن من دہن کو وا نے ہی ہر کو پایا ہے

جون جیت ہے من کو مت کو وا نے ہی جیتی مایا ہے
بین کرمن کیا توسے صابر بین ہو تو رے بھر وسے صابر
گپت الوپ ہے موسے صابر روپ کی بدلی کایا ہے
جگ پرلون مان جیت رہیگی اور پریتیت بھی مبت رہیگی
صابر پیت کی ریت رہیگی جگ پرجا کی چھایا ہے
جہرنے کی موہے اٹھت ہے اُمنگا جبرتا ہے مورسے لیکھے جنگا
جبرت ہون جیسے ویسے پتنگا جوگ بھبوت رمایا ہے
سیکھا پرست بجلی کرکت برہ اگن مورے دل بین بھرکت
ناصر موری چھتین دھرکت صابر پی نہین آیا ہے

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ معہ تاریخ وصال و سنہ وفات وجا مزار

[illegible]	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
۱	الہی بحرمت سید السادات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم	۱۲ روز دوشنبہ	ربیع الاول	سنہ ۱۱ھ	مدینہ منورہ
۲	الہی بحرمت مظہر العجائب سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رض	۲۱	رمضان	سنہ ۴۰	نجف
۳	الہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو النصیر خواجہ حسن بصری رض	۴	محرم	سنہ ۱۱۰	بصرہ
۴	الہی بحرمت حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زید رح	۲۷	صفر	سنہ ۱۷۷	بصرہ

نمبر	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	وصال سنہ	جائے مزار
۵	الٰہی بحرمت حضرت فضیل بن عیاض رض	۳	ربیع الاول	سنہ ۱۸۷	مکہ معظمہ
۶	الٰہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رض	یکم	شوال	سنہ ۱۶۲	مدینہ منورہ
۷	الٰہی بحرمت حضرت سدید الدین حذیفہ مرعشی رض	۱۴	شوال	سنہ ۲۵۲	بصرہ
۸	الٰہی بحرمت حضرت امین الدین ہبیرۃ البصری	۸	شوال	سنہ ۲۸۷	بصرہ
۹	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری	۱۴	محرم	سنہ ۲۹۹	
۱۰	الٰہی بحرمت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رض	۱۴	ربیع الثانی	سنہ ۳۲۹	بلاد شام
۱۱	الٰہی بحرمت حضرت احمد بن فرساقہ رض سید چشتی	۳	جمادی الثانی	سنہ ۳۵۵	چشت
۱۲	الٰہی بحرمت حضرت ابی محمد بن احمد رض	۴	ربیع الثانی	سنہ ۴۱۱	چشت
۱۳	الٰہی بحرمت حضرت ناصر الدین ابی یوسف	۳	رجب	سنہ ۴۵۹	چشت
۱۴	الٰہی بحرمت حضرت قطب الدین مودود	عشرہ	رجب	سنہ ۵۲۷	چشت

نمبر	اسمائے عظام رضہ	تاریخ وفات	ماہ وفات	سال وصال	جائے مزار
	بن یوسف رضہ سید حسینی	عشرہ	رجب	سنہ ۵۲۷	چشت
۱۵	الٰہی بحرمت حضرت مخدوم حاجی شریف زندنی رضہ	۳	رجب	سنہ ۶۱۲	زندنہ ملک بخارا
۱۶	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی	۶	شوال	سنہ ۶۱۳	مکہ معظمہ
۱۷	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رضہ	۶	رجب	سنہ ۶۳۲	اجمیر
۱۸	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضہ سید حسینی	۱۴	ربیع الاول	سنہ ۶۳۵	دہلی
۱۹	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین رضہ شیخ شکر اجودھنی فاروقی	۵	محرم	سنہ ۶۶۸	پاک پٹن
۲۰	الٰہی بحرمت حضرت مخدوم الکاملین سید مخدوم علاء الدین علی احمد صابر رضہ سید حسینی ابن حضرت شاہ عبدالرحیم				

نمبر شمار	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
	ابن عبد السلام ابن حضرت سیف الدین ابن عبد الوہاب ابن حضرت غوث الثقلین محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رض				پیران کلیر متصل روڑکی ضلع سہارنپور
۲۱	الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین ترک				
۲۲	پانی پتی رض علوی	۱۹	شعبان	۷۱۶ھ	پانی پت
	الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء رض	۱۳	ربیع الاول	۷۶۵ھ	پانی پت
۲۳	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی رض فاروقی	۱۵	جمادی الثانی	۸۳۷ھ	ردولی
۲۴	الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد ردولوی رض	۱۷	صفر	۸۴۲ھ	ردولی
۲۵	الٰہی بحرمت حضرت محمد عارف ردولوی رض	۲۱	شعبان	۸۹۸ھ	ردولی
۲۶	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رض شیخ نعمانی	۲۳	جمادی الثانی	۹۴۴ھ	گنگوہ ضلع سہارنپور
۲۷	الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رض شیخ فاروقی	۲۲	ذی الحجہ	۹۸۹ھ	تھانیسر
۲۸	الٰہی بحرمت حضرت				

نمبر شمار	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
	نظام الدین بلخی رض شیخ فاروقی	۸	رجب	سنہ ۱۰۳۵	بلخ
۲۹	الہی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی رض شیخ نعمانی اولاد امام اعظم	یکم	ربیع الثانی	سنہ ۱۰۴۰	گنگوہ
۳۰	الہی بحرمت حضرت محمد صادق گنگوہی رض	۱۷ ر	محرم	سنہ ۱۰۶۰	گنگوہ
۳۱	الہی بحرمت حضرت شیخ محمد گنگوہی رض	۲۲ ر	ربیع الاول	سنہ ۱۰۹۹	گنگوہ
۳۲	الہی بحرمت حضرت شاہ غریب نواز رض اختیار پوری	۱۳ ر	رمضان المبارک	سنہ ۱۱۲۹	رنبہ ضلع انبالہ
۳۳	الہی بحرمت حضرت سید محمد اعظم رض رنبوہی	۴ ر	رجب	سنہ ۱۱۷۵	رنبہ
۳۴	الہی بحرمت حضرت جمال قطب رض رنبوہی	۲۹	شعبان	سنہ ۱۱۷۵	رنبہ
۳۵	الہی بحرمت حضرت محمد حیات رض سلپہانوی	۱۷	جمادی الاول	سنہ ۱۱۹۲	سلپہانی ضلع انبالہ
۳۶	الہی بحرمت حضرت سید غلام علی رض سلپہانوی	۱۵ ر	ایضاً	سنہ ۱۲۱۰	ایضاً
۳۷	الہی بحرمت حضرت سید امیر الدین رض شاہ آبادی	۱۲ ر	ایضاً	سنہ ۱۲۴۳	ایضاً

نمبر شمار	اسمائے عظام	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
۳۸	الٰہی بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شاہ محمد امام علی رامپوری رضہ شیخ انصاری	یکم	جمادی الاول	سنہ ۱۲۴۸	رامپور منیاران ضلع سہارنپور اندرون مکان مسکونہ
۳۹	الٰہی بحرمت حضرت مولوی محمد حسن عرف مولوی محمد بخش رامپوری رضہ	۱۷	ذیقعدہ	سنہ ۱۲۶۹	رامپور منہیاران برلب سڑک دیوبند متصل راجبہا
۴۰	الٰہی بحرمت حضرت میانجی کریم بخش رامپوری رضہ شیخ انصاری	۱۷ ار	شوال	سنہ ۱۲۷۹	رامپور منہاران متصل پڑاوہ و تالاب جاگون والا
۴۱	الٰہی بحرمت حضرت قلندر مشرب حضرت خواجہ طفیل علی خلف الاعظم شیخ الشیوخ حضرت شاہ محمد امام علی رامپوری	۲۸ ار یوم پنجشنبہ	ذالحجہ	سنہ ۱۳۱۳	رامپور منہاران اندرون خانقاہ حضرت سلطان مردان غیب شہید فی سبیل اللہ

اس خاکسار ابوالفیضان محمد شفیع ناصر فضل اللہ مرادہ کو حضرت پیر و مرشد برحق زبدۃ الکملا قلندر مشرب والد ماجدم خواجہ طفیل علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے سنہ ۱۲۹۴ ہجری میں کہ ہنگامہ عرس شریف حضرت سیدنا سید مخدوم محمد علاؤالدین علی احمد صابر قدس سرہٗ کا تھا مجمع مشایخ و صلحا میں صاحب ارشاد و مجاز فرمایا۔

حضرت جنۃ الصوفیہ مرشدنا عمو یصاحب قبلہ قادری حافظ محمد صابر علی صاحب

علیہ الرحمۃ نے بہی سنہ ۱۳۱۳ھ میں بوفور شفقت صاحب ارشاد و مجاز فرمایا اور خلافت
نامہ تحریر فرماکر مقام لودیانہ معرفت مولنا مشتاق احمد صاحب انبیٹھی ڈاک روانہ کیا۔ اس
فقیر کے محبان دینی کو لازم ہے کہ دونون حضرت کو وسیلہ حصول برکات
وعرفان سمجھکر ایصال ثواب و فاتحہ سے یاد رکھین۔

الٰہی بحرمت حضرت ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ مزار اندرون خانقاہ
قاری حافظ محمد صابر علی شب جمعہ وفات حضرت سلطان
خلف اصغر شیخ الشیوخ مردان غیب
حضرت شاہ محمد امام علی

شجرہ منظومہ خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ

ہر دل مین نہان ہے تو خدایا | کوزہ مین ہے گویا بند دریا
ہر سینہ مین تیرا جلوۂ نور | ہر تخل ہے یہان تو شجرۂ طور
غفلت مین ہمین پڑے ہین یارب | تونے تو سنایا نحن اقرب
گر ہوتی نہ یہہ تو کیسے موسیٰ | سازارنی سے تجہے سنایا
غفلت کا جو پردہ ہوگیا شق | منصور نے کہدیا انا الحق
کیا خلق نے اُس کو سمجہا ہیہات | مین کیا کہون چہوٹا منہ بڑی بات
ہر ذرہ مین تو ہے جلوہ فرما | ہے اصل مین آفتاب ذرا
اے قوتِ دستِ سینہ چاکان | واے دلِ زدہ درون پاکان
ہین چشت کے پیر سب جتنے حضرات | لاتا ہون شفیع بہر حاجات
وہ مطلق نور ذات سرمد | یعنے شہ دوسرا محمد
وہ سرورِ انبیا شہ دین | تحسین مین ہے جسکی طٰہٰ یٰسین
اس رمز سے جو کہ ہووے آگاہ | سمجہے کہ یہہ کیا ہے بہید واللہ
یہہ نور وہان نہ جب سمایا | اس حلیہ مین تب ظہور پایا
یثرب ظاہر مین گو وطن ہے | پر عرش پہ وہ تو خیمہ زن ہے

بس نعت کی اُس کی ہے یہی حد ‏ وہ آپ احد ہے آپ احمد
یہہ بات کہی ہے فہم سے دور ‏ سمجھے وہ کہ جس کے دل مین ہو نور
وہ جان نبی علی حیدر ‏ نعرے سے گرایا جس نے خیبر
وہ باب علوم ظاہری ہے ‏ دریائے علوم باطنی ہے
جو معدن فیض ذوالمنن ہے ‏ وہ حضرت خواجہ حسن ہے
وہ معرفت خدا مین واحد ‏ مشہور باسم عبد واحد
وہ اہل کرم فضیل نامی ‏ در زمرۂ اولیا گرامی
سلطان زمانہ یعنی ادہم ‏ قبضہ مین تھا جسکے ایک عالم
دل مین ہوا حب حق کا جب جوش ‏ اک لحظ مین ماری سب پہ پاپوش
وہ مسند دین کا جاگزین ہے ‏ وہ صاحب حق سدید دین ہے
وہ شیخ امین دین باجود ‏ ممشاد علو اہل بہبود
سرخیل ابو اسحاق شامی ‏ جو حق کے ہین معرفت مین نامی
دولت ملی جس کو حق کی لازوال ‏ آن شیخ ابو احمد است ابدال
وہ حضرت خواجہ ابو محمد ‏ ممتاز ہے جو بہ فیض سرمد
وہ ناصر دین ولی سبحان ‏ وہ حضرت قطب اہل عرفان
نعمت جسے بے عدد ملی ہے ‏ حاجی وہ شریف زندنی ہے
عثمان کہ گزیدۂ زمن ہے ‏ بعد اُس کے معین دین حسن ہے
ہین اُس کے کمال سارے مشہور ‏ ہے وصف مین اُس کے خامہ مجبور
وہ کشتۂ تیغ عشق غیبی ‏ یعنے کہ وہ قطب دین کاکی
کیا عشق خدا مین بیچگون ہے ‏ خامہ مرا یہان پہ سرنگون ہے
وہ شیخ فرید دین شکربار ‏ اِس نام سے ہو زبان شکربار
ہے نام خدا عجیب یہہ ذات ‏ ہون نام سے جس کے دور آفات
اب آگئے رہ ادب جو آیا ‏ خامہ مرا یہان لڑکھڑایا
لغزش مین زبان ہے دل ہے مضطر ‏ آنسو ہین دوات کی خُردہ پر
سر دفتر واصلان لاہوت ‏ ہنگامہ فروز بزم ملکوت

مخدوم جہان علی صابر — ملجائے اصاغر و اکابر
مستغرق ذات حق شہ ہند — فیضش بگرفت روم تا سند
جو اہل عطا ولی رب ہے — وہ ترک ہے شمس دین لقب ہے
وہ شیخ جلال دین موسوم — وہ حضرت عبد حق ہین مخدوم
آن عارف واحد عبد حق نام — وان شیخ محمد اہل انعام
وہ حضرت شیخ عبد قدوس — ہے فیض سے اُس کے کون پابوس
وہ شیخ جلال دین ثانی — وہ شیخ نظام دین بلخی
آن شیخ ابو سعید مشہور — محبوب آن صادق است پرنور
وہ شیخ محمد ابن محبوب — وہ شاہ غریب حق کے مرغوب
ہین وحدت و معرفت سے توام — جنکا ہے لقب محمد اعظم
وہ شیخ جمال قطب یزدان — وہ شاہ حیات دوست سبحان
وہ جلوہ نمائے بے مثالی — نام اوسکا غلام ہے علی بھی
وہ شاہ امیر دین معظم — عقدے کھلین جس سے دل کے پیہم
وہ قدوۂ عارفان ایزد — دریائے زلال لطف بیحد
سرچشمۂ فیض سرمدی ہے — نام اُس کا امام اور علی ہے
بخشی اوسے حق نے ایسی تاثیر — ہوا اوس کی نظر سے خاک اکسیر
ہون لطف سے اس کے مشکلین دور — گر رحم ہوا اوس کا نار ہو نور
اے زمرۂ طالبان ایزد — تم پر ہے عنایت مخلد
اس ذات کی ہے عجیب شفقت — خدام پہ یہان کے تا قیامت
وہ واقف سرّ علم منقول — اور کاشف نکتہ ہائے معقول
وہ علم و عمل مین بھی ہے یکتا — ہو زہد مین اُس کا کون ہمتا
وحدت مین ہے اُس کا قطرہ زن رخش — نام اوس کا محمد اور ہے بخش
وہ زبدۂ عاشقان اللہ — وہ رمز سے معرفت کی آگاہ
در جمیع عاشقان گرامی — یعنے کہ کریم بخش نامی
آن مظہر فیض لایزالی — وآن عین جلالی و جمالی

آن چشم و چراغ آفرینش
وان نور فزائے شمع بینش

ہادی مرا حق کا وہ ولی ہے
نام اوسکا طفیل اور علی ہے

سبحان اللہ یہہ نام پیارا
آسایش جان ہے نور دل کا

مولی مرا پیر رہنما ہے
عرفان و یقین کا بادشاہ ہے

سجادہ نشین ہے انبیا کا
محبوب ہے حمیدہ اولیا کا

اوس ذات کا گر نہوتا سایا
عالم پہ سدا تہا ظلم چہایا

ابنائے زمانہ سے ہون ڈرتا
ہین ہیچ ہین ورنہ کیا نہ کرتا

صدقہ سے سبھون کے اے خداوند
کر عشق ہین اپنے محبکو پابند

وہ جلوۂ احمدی دکہا دے
جو نقش دوئی کا ہے مٹا دے

دے سوز و گداز ایسا یا حق
ہر موئے بدن کہے انا البرق

ہو نور جو دل کی ہے سیاہی
روشن ہو زماہ تا بماہی

قایم مجھے رکھ تو کار دین پہ
تا نقش صفا ہی میری جبین پہ

جتنے کہ ہین خاندان کے خادم
دنیا ہین نہ دین ہین ہون وہ نادم

جتنے کہ ہین پیر بھائی بہنین
شامل ہون وہ محفل نبی ہین

دنیا کا حصول مدعا ہو
اور خیر پہ سب کا خاتما ہو

ناصر ہو ہمیشہ دین کی نصرت
ہو رونق علم تا قیامت

کونین کا ہو حصول مقصد
از حق نبی و آل امجد

جتنے ہین برادران چشتی
ہون تیرے کرم سے سب بہشتی

دل ہین نہ کوئی ترے سوا ہو
جو ساز دوئی ہے سب فنا ہو

دے نغمہ ہو ہر اک بن ہو
ہر تار نفس صدائے ہُو ہُو

سنہ ۱۳۱۵ھ

۱۳۵۱ھ کا واقعہ حضرت صاحبنا قبلہ قطب صاحب نور اللہ مرقدہ کا

بیچمدان ابو الفیضان محمد شفیع نامرحب ذرت عثیم یوم پنجشنبہ برائے زیارت مزار پرانوار حضرت سلطان جی مردان غیب شہید فی سبیل اللہ علیہ الرحمۃ کہ خلفاء اعظم حضرت محبوب سبحانی ابو محمد سید عبد القادر جیلانی غوث پاک قدس اللہ سرہٗ سے ہیں۔ وفنیز برائے آستانہ بوسی پیرومرشد برحق وسیلہ یومی وغدی حضرت قبلہ والد ماجدم قلندر مشرب خواجہ طفیل علی نور اللہ مرقدہ کے جا رہا تہا کہ یکایک عمو یصاحب قبلہ مرشدنا حضرت قاری حافظ محمد صابر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دے کر بولایا اور فرمایا کہ شب میں نے دیکھا کہ تمہارا مکان مسکونہ میں مجلس میلاد سرور عالم صلعم منعقد ہے اور اس میں تمام مشائخ وصلحاء اکابرین دین جمع ہیں اور میں اور تم دونوں شامل ہیں۔ قاری میلاد شریف نے یہ شعر پڑھ کر قیام کیا

اٹھو بہر تعظیم جلدی تمام ۔ کہ تشریف لائے ہیں خیر الانام

یہ سنتے ہی سب حاضرین مجلس کھڑے ہوگئے اور حضور سرور عالم صلعم جلوہ افروز ہوئے۔ یہ واقعہ فرماکر ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجلس پسندیدہ برگزیدہ خلاصۂ کائنات نبی کریم صلعم ہے اور تمہارے مکان میں انعقاد مولود شریف خیر وبرکت روز افزوں ہوگی۔ جس وقت حضرت نے یہ واقعہ بیان فرمایا اسوقت خدمت شریف میں علاوہ دیگر حضرات کے میرے محب ومکرم جناب حافظ محمد جان صاحب رونق وبرادرم سراپا ابو العرفان مولوی محمد غوث الاسلام موجود تھے۔